''ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں۔لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔'' (روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 459)

## اس شمارے میں


- یارب صلّ علیٰ نبیک دائماً
- بترس از تیغ بران محمدؐ
- جس کو سب سرکارِ دوعالمؐ کہیں
- برکات وفضائل درود شریف
- سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تعدّد ازدواج
- رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جانی دشمنوں سے عفوو درگزر
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان فرمودہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ
- سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مشتمل کتب کی وسیع پیمانے پر اشاعت



(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

ماہنامہ

# انصاراللہ

نومبر 2012ء نبوت 1391ہش


درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں


ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

# معلوماتی سیمینار بعنوان ''کامیاب تجارت'' منعقدہ 22/ستمبر 2012ء
# زیراہتمام قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان

قیادت ایثار مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیراہتمام ضلع راجن پور کے سیلاب کے دوران میڈیکل کیمپ

ماہنامہ **انصار اللہ**

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

نبوت 1391 ہش نومبر 2012ء/جلد 53/شمارہ 11

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

خصوصی شمارہ سیرۃ النبی ﷺ

# فہرست


| | | | |
|---|---|---|---|
| برکتیں امام کی ڈھال کے پیچھے | 4 | درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس) | 24 |
| اداریہ | 6 | | |
| درود وسلام بر حضور ﷺ (درس القرآن) | 8 | جس کو سب سرکارِ دو عالمؐ کہیں (نظم) | 36 |
| برکات وفضائل درود شریف (درس الحدیث) | 9 | سید الانبیاء ﷺ اور تعددِ ازدواج | 37 |
| یا رَبِّ صلّ علیٰ نبیک دائماً (قصیدہ) | 10 | نبی مصطفیٰؐ (نظم) | 42 |
| بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ (فارسی کلام) | 11 | رحمۃ للعالمین ﷺ کا جانی دشمنوں سے عفو ودرگزر | 43 |
| سیرۃ النبیؐ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام | 12 | ''کامیاب تجارت'' (سیمینار) | 49 |
| ''سیرۃ النبیؐ پر مشتمل کتب کی وسیع پیمانے پر اشاعت | 19 | سیرت النبیؐ پر سیمینارز | 50 |


اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

نائبین: ○ریاض محمود باجوہ ○مبشر احمد خالد ○نوید مبشر شاہد

فون نمبر047-6212982۔ فیکس 047-621463 موبائل نمبر مینیجر(0336-7700250)

ویب: ansarullahpk.org قائد اشاعت quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل magazine@ansarullahpk.org:ansarullahpakistan@gmail.com

پبلشر: عبدالمنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کمپوزنگ وڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان سالانہ 200: روپے۔ قیمت فی پرچہ: 20 روپے

خصوصی شمارہ......سیرت النبیؐ

# برکتیں......امام کی ڈھال کے پیچھے!

(مکرم حافظ مظفر احمد صدر مجلس انصاراللہ پاکستان)

ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے کیا ہی سچ فرمایا کہ امام ڈھال ہے جس کے پیچھے رہ کر جنگ لڑی جاتی ہے، اس رہنما ارشاد کی برکت کا ایک خوبصورت اور ایمان افروز نظارہ حال ہی میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے اُس ٹھوس اور نتیجہ خیز ردّعمل میں دیکھا گیا جو ہمارے جان سے عزیز آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شان کے خلاف حالیہ گستاخانہ فلم کے ردّ میں اپنے تین خطبات جمعہ میں ظاہر فرمایا۔ ایک طرف تمام عالمِ اسلام میں اس بدنام زمانہ فلم کے خلاف پیدا ہونے والا ردّعمل تھا۔ جو بلاشبہ تھا تو عشقِ رسولؐ کے اظہار کی خاطر جو ہر مسلمان کے لئے جزو ایمان ہے مگر وحدت و مرکزیت اور موزوں قیادت کے فقدان کی وجہ سے اس میں مجبوبانہ رنگ زیادہ غالب تھا کیونکہ ان مظاہروں میں بالخصوص ہمارے ملک میں توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ، لوٹ کھسوٹ اور فتنہ وفساد کے نتیجہ میں ہلاکتیں اور جانی نقصان بھی ہوا اور یوں یہ احتجاج دنیا میں وہ مثبت اور نتیجہ خیز اثر پیدا نہ کرسکا جس کی عالم اسلام کو ضرورت ہے بلکہ بعض ناپسندیدہ عناصر نے شتر بے مہار ہجوم کے مظاہروں میں افراتفری پیدا کر کے میڈیا کے ذریعہ مسلمانوں کا وہ غلط تأثر دنیا میں چھوڑا جو ہرگز ان مسلمانوں کا مقصد نہیں تھا جو سر پہ کفن باندھ کر ناموسِ رسول کی محبت میں میدان میں نکلے تھے۔ کاش! کوئی منظّم مسلم قیادت ان دوراب مسلمانوں کو وحدت کی لڑی میں پرو کر ان کی مجموعی قوّت سے استفادہ کرتی مگر عالمِ اسلام کا المیہ آج انصاف پسند اور تقویٰ شعار قیادت کی محرومی نہیں تو اور کیا ہے!

دوسری طرف جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام و خلیفہ نے دوصد ممالک میں پھیلی اپنی عالمگیر جماعت کی جو بروقت نتیجہ خیز رہنمائی فرمائی۔ اس پر آسمان کے فرشتے بھی آفرین کہہ اُٹھے ہوں گے۔ قلب یورپ میں موجود ہمارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اپنے آقا حضرت خاتم الانبیا ﷺ پر اس گستاخانہ حملہ سے بے چین و بے قرار ہوکر دفاع کے لئے سینہ سپر ہوگئے۔ اور نہایت مدلّل پیرائے میں دشمن کے حملہ کا مونہہ توڑ جواب دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ سے اپنے سچے عشق اور قلبی محبت و غیرت کا اظہار فرمایا۔

آپ نے بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت احمدیہ کو عین قرآنی تعلیم کے مطابق پہلی ہدایت ان ایام میں خصوصاً کثرت سے درود شریف پڑھنے کے لئے فرمائی۔ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے وفا شعار غلاموں اور دنیا بھر کے لاکھوں احمدیوں نے درود شریف کا ایک بابرکت حصار اپنے آقا محمد مصطفی ﷺ کے گرد بنا لیا۔ جو اپنے حسن و خوبی میں چاند کے ہالہ سے مشابہ ہے تو اپنی قوت و مضبوطی میں سدّ سکندری سے کم نہیں، جو ناموسِ رسالت پر ہونے والے ہر حملہ کو ردّ کرنے کیلئے کافی ہے۔

اس گستاخانہ فلم کے ردّعمل میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی دوسری ہدایت یہ تھی کہ رسول کریم ﷺ کے اسوۂ اور نمونہ کو اپنی عملی زندگیوں میں جاری کیا جائے اور دنیا نے دیکھا کہ توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ کے مظاہروں کے مقابل پر عالمگیر جماعت احمدیہ کا ردّعمل اور اظہار عین اسوۂ رسولؐ کے مطابق تھا۔ چنانچہ ان کی اجتماعی آبادی کے شہروں، قادیان (بھارت)، ربوہ (پاکستان) اور پیس وِلیج (انٹاریو) کینیڈا سمیت کہیں بھی کوئی ایسے احتجاجی مظاہرے نہیں ہوئے جن کے نتیجہ میں امن و آشتی کے علمبردار رسولؐ کے ماننے والوں پر فتنہ وفساد کا کوئی ادنیٰ داغ بھی لگ سکے۔ پھر اسی پر بس نہیں روزمرہ زندگی میں بھی اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں احمدیوں نے اسوۂ رسول کو اپنانے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دینی شروع کر دی ہے۔ اور یہ اس دینی وروحانی قیادت کی ہی برکت ہے۔ جسے رسول اللہ ﷺ نے خلافت علیٰ منہاج النبوت سے تعبیر فرمایا تھا۔ اور آج خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کو نصیب ہے۔ **ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء۔**

عالم اسلام کی اس اجتماعی پریشانی میں تیسرا ارشاد ہمارے پیارے امام کا یہ تھا کہ دنیا میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو عام کیا جائے۔ اس بارہ میں بھی جماعت عالمگیر کا فوری ردّعمل حیرت انگیز اور قابلِ ستائش ہے۔ جماعت احمدیہ کے عالمی ٹی وی چینل MTA پر سیرت النبیؐ کے پروگراموں کا سلسلہ، راہ ہدیٰ میں سیرت نبویؐ پر حامل گفتگو، جماعتوں میں مقامی سطح پر جلسہ ہائے سیرت، کتاب لائف آف محمد اور دیگر کتب سیرت کی فوری اشاعت اور کتب ورسائل میں سیرت کے مضامین اس کے محض چند نمونے ہیں۔ اطاعت امام میں یہ وہ ٹھوس اور شاندار ردّعمل ہے جو جماعت احمدیہ کے عارفانہ عشقِ رسول کا لوہا دنیا سے منواتا رہے اور ہمیشہ تاریخ میں یادرکھا جائے گا۔

مجلس انصاراللہ پاکستان کو بھی اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل جہاں سیرت النبیؐ پر پندرہ روزہ لیکچرز کا سلسلہ شروع کرنے کی توفیق ملی ہے وہاں سیرت النبیؐ کے موضوع پر اِس شمارہ کو خصوصی اشاعت کے طور پر صفحات کے اضافہ کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ ہماری خواہش اور تمنا تو اس سے کہیں زیادہ ضخیم اور جامع خصوصی نمبر تیار کرنے کی ہے لیکن گزشتہ شمارہ بھی چونکہ خصوصی نمبر تھا۔ اس کے باوجود اس شمارہ کو سیرۃ النبیؐ کے موضوع کے لئے وقف کرنا وقت کی ضرورت تھی تاکہ مجلس انصاراللہ کی طرف سے بھی اپنے آقا و مولیٰ رسول کریم ﷺ پر دشمن کے حملہ کے وقت حصارِ درود شریف کے علاوہ مخالفانہ پراپیگنڈہ کا ردّ کرنے میں بھی نمائندگی کی سعادت حاصل ہوجائے۔ اور جس طرح انصار مدینہ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کی حفاظت میں آگے پیچھے اور دائیں بائیں لڑتے ہوئے جانیں قربان کر دکھائیں۔ آج کے انصارِ دین بھی حضرت ابوطلحہؓ، حضرت سعد بن ربیعؓ، حضرت ابوایوب انصاریؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت ابودجانہؓ کی طرح اپنی وفاؤں کو پیش کرسکیں جن کا نمونہ حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ کے ایک شعر میں یوں پیش کیا:

وَاِنَّ اَبِی وَوَالِدَہٗ وَعِرْضِی    لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْکُمْ وِقَاءُ

کہ میرا باپ اور اس کا باپ اور میری عزت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے ڈھال ہیں۔ آج اپنے امام کی پیروی میں یہی آواز ہر احمدی عاشق رسول ﷺ کی ہے اور ہونی چاہئے۔ **اللھم صلی علی محمد و آل محمد** ﷺ۔

اداریہ

# ’’پاک محمد مصطفیٰ ؐ نبیوں کا سردار‘‘

گزشتہ چند سالوں سے پریس اور الیکٹرونک میڈیا پر مسلم اور غیر مسلم دنیا میں ناموسِ رسالت کی پاسداری پر قانون سازی کا مسئلہ بڑی شدت سے موضوعِ بحث بنا ہوا ہے۔ایک سچا مومن جو حضرت آدم سے لے کر آنحضرت ﷺ تک تمام انبیاء پر ایمان لاتا ہے کیلئے سخت بے چینی کا باعث ہے کہ کسی بھی مرسل من اللہ کی اہانت کی جائے اور اس کی ناموس پر کوئی حملہ کیا جائے۔اور جب خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات کا سوال ہو جنہیں خدا تعالیٰ نے افضل الرسل فرمایا ہے تو ایک حقیقی مومن اور بھی بے چین ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی گردن تو کٹوا سکتا ہے، اپنے بچوں کو اپنے سامنے قتل ہوتے ہوئے تو دیکھ سکتا ہے، اپنے مال کو لٹتے ہوئے تو دیکھ سکتا ہے لیکن اپنے آقا و مولیٰ کی توہین تو ایک طرف، کوئی ہلکا سا ایسا لفظ بھی نہیں سن سکتا جس سے کسی قسم کی بے ادبی کا ہلکا سا بھی شائبہ ہو۔ ہمارے آقا و مولیٰ محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کی خاطر میں نے زمین و آسمان پیدا کئے کی ذات مطہر کے بارہ میں کچھ عرصہ سے امریکہ اور بعض یورپی ممالک میں خصوصاً، کارٹون، کتب اور فلمیں بنانے کی غلیظ حرکات ڈھٹائی سے جاری ہیں۔اِنّا للّٰہ وِانّا الیہ راجعون۔

قرآن کریم حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے اوصاف کریمانہ کے بیان میں سب پر فائق ہے۔چار مرتبہ نام لیکر آپ کے خلق عظیم کا تذکرہ فرمایا۔فرقان حمید آپ ؐ کو مزکی، کتاب و حکمت سکھانے والے، کامل نبی، یٰسٓ طٰہٰ، عبداللہ، رحمۃ للعالمین، خلق عظیم کے بلند مراتب پر فائز، انسانیت کا درد و الم رکھنے والے، دوسروں کے دکھوں کا مداوہ کرنے والے، مدثر و مزمل اور اندھیری راتوں میں مسلسل عبادات بجالانے والے جیسی صفاتِ حسنہ سے یاد کرتا ہے۔حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے گواہی دی کہ آپ کے اخلاق کے کیا کہنے۔فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآن ۔ 1 قرآن کریم میں جن اخلاق عالیہ کی اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی ہے وہ آپ کی ذات گرامی میں کلیۃً موجود تھے۔

عیسائیوں نے ایک دور میں حضور ؐ کے خلاف لاکھوں کتب شائع کیں۔1880ء کے عشرہ کی شاہکار اور لاجواب کتاب جس میں عملاً ہزاروں مخالفین دین متین کی کتب کا بدلائل رد کیا گیا اور جو حقانیت کتاب اللہ و نبوت محمدیہ ؐ کے تین سو سے زائد ناقابل تردید دلائل پر مشتمل ہے یعنی ’’البراھین الاحمدیہ علی حقیۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ ‘‘میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے کمال تحقیق و تدقیق سے منکرین دین پر بوعدۂ دس ہزار روپیہ انعام حجت پوری کردی۔اس دور میں دیگر حامیان دین نے بھی بعض مخالف دین لٹریچر کے جوابات لکھے جیسے سر ولیم میور نے جب لائف آف محمد لکھی تو سر سید احمد خان نے ’’سیرت احمدیہ‘‘ کے نام سے اس کا جواب تحریر کیا۔میزان الحق، ستیارتھ پرکاش، رنگیلا رسول، رسالہ ورتمان اور Satanic Verces جیسا اشتعال انگیز لٹریچر لکھا گیا تو کئی عاشقان رسول ﷺ نے اس کے مدلل جوابات لکھے جیسے، ’’نور القرآن‘‘، ’’نور الدین‘‘، ’’آسمانی پرکاش‘‘، ’’رحمانی آیات‘‘ اسی طرح حضور ؐ سے سچی محبت رکھنے والوں نے حالیہ صدی کے مخالف دین لٹریچر کا بھی بھرپور جواب دیا۔

آج ایک بار پھر چند بد طینت دنیا پرستوں نے دو ارب کے لگ بھگ مومنوں کی غیرت کو للکارا ہے اور چند ناپاک سوچوں اور خبیث الطبع خصائل کے حاملوں نے سفلہ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک فلم کے ذریعے مطہر اور مقدس ہستی پر حملے کئے کہ جن سے ایک عاشق رسول ﷺ کا خون کھولنے لگتا ہے۔ساری دنیا میں جو اس کا فطری ردعمل ہوا وہ عشق رسولؐ کا لازمی نتیجہ تھا۔تاہم یہ ردعمل بھی ہونا چاہئے کہ محققین، اہل علم و دانش، سیرت النبیؐ اور تاریخ اسلام کے ماہرین، علمائے ربانی اور سچے عاشقانِ رسول ﷺ ، کتب، ریسرچ پیپرز اور مضامین لکھیں۔نہ صرف اسلامی دنیا میں بلکہ سب سے زیادہ امریکہ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، انگلستان، جرمنی، فرانس اور اٹلی کے دینی حلقے، مسلم سوسائٹیز اور دینی سکالرز ایسے پروگرام تیار کریں جن میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت و شمائل طیبہ، اخلاق فاضلہ، آپ کے طبقہ نسواں پر احسانات، ہمارا دین امن و آشتی کا دین، مذہبی رواداری اور اسوۂ رسولؐ، قرآن کریم سب نبیوں کی عزت کا ضامن، رسول کریم ﷺ عصمتِ انبیاء کے محافظ، اور محسن انسانیتؐ کے موضوعات پر مدلل، مستند اور پُر مغز پروگرام پیش کئے جائیں۔اور پھر یہ مستند اور معیاری پروگرام جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے ساری دنیا کیلئے پیش کی جائیں تا کُل عالم کو اس بات کا علم ہو جائے کہ آقائے نامدار احمد مجتبیٰ ﷺ کا اصل مرتبہ کیا ہے۔قرآن کریم کی پُر امن تعلیم کیا ہے تا کہ آجکل کے نام نہاد سستی شہرت کے پجاری اور دنیا کو گمراہ کرنے والوں کی اصلیت سب کے سامنے کھل جائے۔ہمارے پیارے امام نے ہمیں بکثرت درود شریف کا ورد کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے لئے یہ مشعل راہ پیش فرمائی کہ:

”مَیں تو آج صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر اگر کوئی ہاتھ ڈالنے کی ہلکی سی بھی کوشش کرے گا تو وہ خدا تعالیٰ کے اس فرمان کہ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ❷۔یقیناً ہم استہزاء کرنے والوں کے مقابل پر تجھے بہت کافی ہیں، کی گرفت میں آ جائے گا اور اپنی دنیا و آخرت برباد کر لے گا۔میرے آقائے دوجہانؐ کا مقام تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عزت و مرتبے کی ہر آن اس طرح حفاظت فرما رہا ہے کہ جس تک دنیا والوں کی سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی۔آپؐ کے مقام، آپؐ کے مرتبے، آپؐ کی عزت کو ہر لحہ بلند تر کرتے چلے جانے کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یوں فرمایا ہے۔فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ❸ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے سارے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں۔پس یہ ہے وہ مقام جو صرف اور صرف آپؐ کو ملا ہے۔یہ وہ الفاظ ہیں جو کسی اَور نبی کی شان میں استعمال نہیں ہوئے۔اور اس مقام کو اس زمانے میں سب سے زیادہ آنحضرتؐ کے عاشقِ صادق نے سمجھا ہے اور ہمیں بتایا ہے۔آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔آپ نے ہر قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ❹۔اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبی پر“۔ ❺

(بقیہ صفحہ پر 46)

درس القرآن

# درود وسلام بر حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ○ (سورہ الاحزاب:57-58)

یقیناً اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی اُس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں، اللہ نے اُن پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اُس نے اُن کے لئے رُسوا کُن عذاب تیار کیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21ستمبر 2012ء کے خطبہ جمعہ فرمایا:

''ان (آیات) میں بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اُن کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا کام اس رسول پر درود اور سلام بھیجنا ہے۔ ان لوگوں کی بیہودہ گوئیوں اور ظلموں اور استہزاء سے اُس عظیم نبی کی عزت وناموس پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ تو ایسا عظیم نبی ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبی پر درود سے تر رکھیں۔ اور جب دشمن بیہودہ گوئی میں بڑھے تو پہلے سے بڑھ کر درود وسلام بھیجیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

یہی درود ہے اور یہی نبی ہے جس کا دنیا میں غلبہ مقدر ہو چکا ہے۔ پس جہاں ایک احمدی (۔) اس بیہودہ گوئی پر کراہت اور غم وغصّہ کا اظہار کرتا ہے وہاں ان لوگوں کو بھی اور اپنے اپنے ملکوں کے ارباب حل وعقد کو بھی ایک احمدی اس بیہودہ گوئی سے باز رہنے اور روکنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور دلانی چاہئے۔ دنیاوی لحاظ سے ایک احمدی اپنی سی کوشش کرتا ہے کہ اس سازش کے خلاف دنیا کو اصل حقیقت سے آشنا کرے اور اصل حقیقت بتائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلو دکھائے۔ اپنے ہر عمل سے آپ کے خوبصورت اُسوۂ حسنہ کا اظہار کرکے اور (دین حق) کی تعلیم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی عملی تصویر بن کر دنیا کو دکھائے۔ ہاں ساتھ ہی یہ بھی جیسا کہ مَیں نے کہا کہ درود وسلام کی طرف بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ دے۔ مرد، عورت، جوان، بوڑھا، بچہ اپنے ماحول کو، اپنی فضاؤں کو درود وسلام سے بھر دے۔ اپنے عمل کو اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ بنادے۔ پس یہ خوبصورت ردّعمل ہے جو ہم نے دکھانا ہے۔''

(خطبہ جمعہ 21ستمبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 12 تا 18 اکتوبر 2012ء)

درس الحدیث

# برکات وفضائل درود شریف

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا: میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک کو ملے گا اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کثرت سے درود شریف پڑھنے پر آپ پر جو بے انتہاء برکات نازل ہوئیں اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانے تک مجھے استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلۂ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے۔ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ❷ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے آئے ہیں اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذا بِمَاصَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ''۔ (ﷺ) ❸

---

1- (صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلى على النبیؐ، حدیث نمبر 875)

2- (سورہ المائدہ: 36)

3- (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 128 ح، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

**قصیدہ**

# یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ ⌘ یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

اے اللہ کے فیض وعرفان کے چشمے خلقت تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑ رہی ہے۔

یَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ ⌘ تَھْوِیْ اِلَیْکَ الزُّمَرُ بِالْکِیْزَانِ

اے انعام واحسان کرنے والے خدا کے فضل کے سمندر۔ لوگوں کے گروہ کوزے لئے تیری طرف لپکے آرہے ہیں۔

یَاشَمْسَ مُلْکِ الْحُسْنِ وَالْاِحْسَانِ ⌘ نَوَّرْتَ وَجْہَ الْبَرِّ وَ الْعُمْرَانِ

اے حسن واحسان کے ملک کے آفتاب! تو نے بیابانوں اور آبادیوں کو منوّر کر دیا ہے۔

قَوْمٌ رَأَوْکَ وَاُمَّۃٌ قَدْاُخْبِرَتْ ⌘ مِنْ ذٰلِکَ الْبَدْرِ الَّذِیْ أَصْبَانِیْ

ایک قوم نے تو تجھے دیکھا اور ایک امت نے خبر سنی ہے اس بدر کی جس نے مجھے (اپنا) عاشق بنا دیا ہے۔

یَبْکُوْنَ مِنْ ذِکْرِ الْجَمَالِ صَبَابَۃً ⌘ وَتَأَلُّمًا مِّنْ لَوْعَۃِ الْھِجْرَانِ

وہ تیرے حسن کی یاد سے بوجہ عشق کے (بھی) روتے ہیں اور جدائی کی جلن کے دکھ اٹھانے سے بھی۔

وَأَرَی الْقُلُوْبَ لَدَی الْحَنَاجِرِ کُرْبَۃً ⌘ وَأَرَی الْغُرُوْبَ تُسِیْلُھَا الْعَیْنَانِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آگئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں آنکھیں جو آنسو بہا رہی ہیں۔

یَا مَنْ غَدَا فِیْ نُوْرِہٖ وَضِیَائِہٖ ⌘ کَالنَّیِّرَیْنِ وَنَوَّرَ الْمَلَوَانِ

اے وہ ہستی جو اپنے نور اور روشنی میں مہر وماہ کی طرح ہوگئی ہے اور رات اور دن منور ہو گئے ہیں۔

یَابَدْرَنَا یَا اٰیَۃَ الرَّحْمٰنِ ⌘ اَھْدَی الْھُدَاتِ وَاَشْجَعَ الشُّجْعَانِ

اے ہمارے کامل چاند اے رحمٰن کے نشان اے سب راہنماؤں کے راہنما اور سب بہادروں سے بڑے بہادر۔

اِنِّیْ أَرٰی فِیْ وَجْھِکَ الْمُتَھَلِّلِ ⌘ شَأْنًا یَّفُوْقُ شَمَائِلَ الْاِنْسَانِ

بے شک میں تیرے درخشاں چہرے میں دیکھ رہا ہوں ایک ایسی شان جو انسانی خصائل پر فوقیت رکھتی ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا ⌘ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانِ

اے میرے رب! اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ: 590-591۔ اردو ترجمہ بحوالہ القصائد الاحمدیہ صفحہ 5و11)

نعت در مدح رسول مقبول ﷺ

# بترس از تیغ بّرانِ محمد ﷺ

عجب نوریست در جان محمدؐ ☐ عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

محمد ﷺ کی جان میں ایک عجیب نور ہے۔ محمد کی کان میں ایک عجیب وغریب لعل ہے

خدا زاں سینہ بیزار ست صد بار ☐ کہ ہست از کینہ دارانِ محمدؐ

خدا اس شخص سے سخت بیزار ہے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کینہ رکھتا ہو

خدا خود سوزد آں کرم دنی را ☐ کہ باشد از عدوّانِ محمدؐ

خدا خود اس ذلیل کیڑے کو جلا دیتا ہے۔ جو محمد ﷺ کے دشمنوں میں سے ہو

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش ☐ محمدؐ ہست بُرہان محمدؐ

اگر تو اس کی سچائی کی دلیل چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن جا۔ کیونکہ محمد ﷺ خود محمد ﷺ کی دلیل ہے

فدا شد در رہش ہر ذرّۂ من ☐ کہ دیدم حسن پنہان محمدؐ

اس کی راہ میں میرا ہر ذرہ قربان ہے۔ کیونکہ میں نے محمد ﷺ کا مخفی حسن دیکھ لیا ہے

دگر استاد را نامے ندانم ☐ کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

میں اور کسی استاد کا نام نہیں جانتا میں۔ تو صرف محمد ﷺ کے مدرسے کا پڑھا ہوا ہوں

تو جانِ ما منور کردی از عشق ☐ فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

تو نے عشق کی وجہ سے ہماری جان کو روشن کر دیا۔ اے محمد ﷺ تجھ پر ہماری جاں فدا ہے

اَلا اے دشمنِ نادان و بے راہ ☐ بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ

اے نادان اور گمراہ دشمن ہوشیار ہو جا۔ اور محمد ﷺ کے کاٹنے والی تلوار سے ڈر

اَلا اَے منکر از شانِ محمد ☐ ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ

خبردار ہو جا! اے محمد ﷺ کی شان۔ نیز محمد ﷺ کے چمکتے ہوئے نور کا منکر ہے

کرامت گرچہ بے نام ونشان است ☐ بیا بنگر زِ غلمانِ محمدؐ

اگرچہ کرامت اب مفقود ہے۔ مگر تو آ۔ اسے محمد ﷺ کے غلاموں میں دیکھ لے

(اشتہار 20 رفروری 1886ء مندرجہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ 649 ترجمہ از درثمین فارسی مترجم صفحہ 190-193

سیرۃ النبی ﷺ بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

# حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کی تائید اور عزت ظاہر کرنے کیلئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھائے۔

- دین حق وہ پاک اور صلح کار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی
- کل دنیا کیلئے مصلح نبی صلی اللہ علیہ وسلم
- وہ بزرگ نبی جس کا نام لینے سے عظیم الشان بادشاہ تخت سے اُترتے ہیں اور اس کے احکام کے آگے سر جھکاتے ہیں
- سب عزّتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت ہے

## وہ پاک اور صلح کار مذہب جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میں اس وقت کسی خاص قوم کو بے وجہ ملامت کرنا نہیں چاہتا۔ اور نہ کسی کا دل دُکھانا چاہتا ہوں بلکہ نہایت افسوس سے آہ کھینچ کر مجھے یہ کہنا پڑا ہے کہ (دین حق) وہ پاک اور صلح کار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا۔ اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا۔ اور تمام دُنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے۔ جس نے دُنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی کہ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ یعنی تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دُنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان میں تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں۔ اگر ایسی صلح کار کوئی اور الہامی کتاب ہے تو اس کا نام لو قرآن شریف نے خدا کی عامہ رحمت کو کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ اسرائیلی خاندان کے جتنے نبی تھے کیا یعقوب اور کیا اسحٰق اور کیا موسیٰ اور کیا داؤد اور کیا عیسیٰ سب کی نبوت کو مان لیا اور ہر ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گذرے ہیں اور خواہ فارس میں کسی کو مکار اور کذّاب نہیں کہا بلکہ صاف طور پر کہہ دیا کہ ہر ایک قوم اور بستی میں نبی گذرے ہیں اور تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈالی۔ مگر افسوس کہ اس صلح کے نبی کو ہر یک قوم گالی دیتی ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔

اے ہموطن پیارو!! میں نے یہ بیان آپ کی خدمت میں اس لئے نہیں کیا کہ میں آپ کو دکھ دوں یا آپ کی دل شکنی کروں

بلکہ میں نہایت نیک نیتی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن قوموں نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب میں اختیار کرلیا ہے کہ دوسری قوموں کے نبیوں کو بدگوئی اور دشنام دہی کے ساتھ یاد کریں وہ نہ صرف بیجا مداخلت سے جس کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں خدا کے گنہگار ہیں۔ بلکہ وہ اس گنہ کے بھی مرتکب ہیں کہ بنی نوع میں نفاق اور دشمنی کا بیج بوتے ہیں۔ آپ دل تھام کر اس بات کا مجھے جواب دیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دے یا اس کی ماں پر کوئی تہمت لگاوے تو کیا وہ اپنے باپ کی عزت پر آپ حملہ نہیں کرتا۔ اور اگر وہ شخص جس کو ایسی گالی دی گئی ہے جواب میں اسی طرح گالی سنادے تو کیا یہ کہنا بے محل ہوگا کہ بالمقابل گالی دیئے جانے کا دراصل وہی شخص موجب ہے جس نے گالی دینے میں سبقت کی اور اس صورت میں وہ اپنے باپ اور ماں کی عزت کا خود دشمن ہوگا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریق ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (سورۃ الانعام الجزو نمبر 7)

یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے۔ کیوں کہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں۔ اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رو سے بُت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ۔ پس ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کے اس عظیم الشان نبی کو گالیاں دیتے اور توہین کے الفاظ سے اس کو یاد کرتے اور وحشیانہ طریقوں سے اس کی عزت اور چال چلن پر حملہ کرتے ہیں۔ وہ بزرگ نبی جس کا نام لینے سے اسلام کے عظیم الشان بادشاہ تخت سے اُترتے ہیں اور اس کے احکام کے آگے سر جھکاتے اور اپنے تئیں اس کے ادنیٰ غلاموں سے شمار کرتے ہیں۔ کیا یہ عزت خدا کی طرف سے نہیں۔ خداداد عزت کے مقابل پر تحقیر کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں۔ **حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کی تائید اور عزت ظاہر کرنے کیلئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھائے ہیں۔ کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں جس نے بیس کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا ہے لیکن جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارے میں ہیں جو آج تک ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔''** (پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 459 تا 461)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سب قوموں سے زیادہ بگڑی ہوئی عیسائی قوم تھی

پھر فرمایا:

''پادری فنڈل صاحب مصنف میزان الحق جو عیسائی مذہب کا سخت حامی ایک یورپین انگریز ہے وہ اپنی کتاب میزان الحق میں لکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سب قوموں سے زیادہ بگڑی ہوئی عیسائی قوم تھی۔ اور ان کی بدچلنیاں عیسائی مذہب کی عار اور ننگ کا موجب تھیں۔ اور خود قرآن شریف بھی اپنے نزول کی ضرورت کے لئے یہ

**جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اصلاح کیلئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں کو صاف کرنا چاہا تو اُن میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہوگئی کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذب انسان۔ اور مہذب انسان سے باخدا انسان۔**

آیت پیش کرتا ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنی جنگل بھی بگڑ گئے اور دریا بھی بگڑ گئے۔ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی قوم خواہ وحشیانہ حالت رکھتی ہیں اور خواہ عقلمندی کا دعویٰ کرتی ہیں فساد سے خالی نہیں۔ اب جب کہ تمام شہادتوں سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ کیا مشرقی اور کیا مغربی اور کیا آریہ ورت کے رہنے والے اور کیا عرب کے ریگستان کے باشندے اور کیا جزیروں میں اپنی سکونت رکھنے والے سب کے سب بگڑ گئے تھے۔ اور ایک بھی نہیں تھا جس کا خدا کے ساتھ تعلق صاف ہو۔ اور بد عملیوں نے زمین کو ناپاک کر دیا تھا تو کیا ایک عقلمند کو یہ بات سمجھ نہیں آسکتی کہ یہ وہی وقت اور وہی زمانہ تھا جس کی نسبت عقل تجویز کرسکتی ہے کہ ایسے تاریک زمانہ میں ضرور کوئی عظیم الشان نبی آنا چاہیئے تھا۔ رہا یہ سوال کہ اس نبی نے دنیا میں آکر کیا اصلاح کی۔ اس سوال کا جواب جیسا کہ ایک مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے بارے میں دے سکتا ہے میں زور سے کہتا ہوں کہ ایسا صاف اور مدلل جواب نہ کوئی عیسائی دے سکتا ہے اور نہ کوئی یہودی اور نہ کوئی آریہ۔

## ہمارے نبی کریم ﷺ کے معجزات

پہلا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرب کی اصلاح تھی۔ اور عرب کا ملک اُس زمانہ میں ایسی حالت میں تھا کہ بمشکل کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسان تھے۔ کونسی بدی تھی جو ان میں نہ تھی۔ اور کونسا شرک تھا جو ان میں رائج نہ تھا...... پھر جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اصلاح کیلئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں کو صاف کرنا چاہا تو اُن میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہوگئی کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذب انسان۔ اور مہذب انسان سے باخدا انسان۔ اور آخر خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہوگئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک دکھ کو برداشت کیا۔ وہ انواع اقسام کی تکالیف سے عذاب دیئے گئے اور سخت بے دردی سے تازیانوں سے مارے گئے اور جلتی ہوئی ریت میں لٹائے گئے اور قید کئے گئے اور بھوکے اور پیاسے رکھ کر ہلاکت تک پہنچائے گئے۔ مگر انہوں نے ہر یک مصیبت کے وقت آگے قدم رکھا۔ اور بہتیرے ان میں ایسے تھے کہ ان کے سامنے ان کے بچے قتل کئے گئے اور بہتیرے ایسے تھے کہ بچوں کے سامنے وہ سُولی دیئے گئے۔ اور جس صدق سے انہوں نے خدا کی راہ میں جانیں دیں اُس کا تصور کر کے رونا آتا ہے۔ اگر ان کے دلوں پر یہ خدا کا تصرف اور اس کے نبی کی توجہ کا اثر نہ تھا تو پھر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو اسلام کی طرف کھینچ لیا۔ اور ایک فوق العادت تبدیلی پیدا کر کے ان کو ایسے شخص کے آستانہ پر گرنے کی رغبت دی کہ جو بیکس اور مسکین اور بے زری کی حالت میں مکہ کی گلیوں میں اکیلا اور تنہا پھرتا تھا۔ آخر کوئی روحانی طاقت تھی جو ان کو سفلی مقام سے اٹھا کر اوپر کو لے گئی۔ اور عجیب تر بات یہ ہے کہ اکثر ان کے ان کی کفر کی حالت میں

**آپ کی قوت قدسیہ کی تاثیر سے غریب اور عاجز لوگ آپ کے حلقہ اطاعت میں آنے شروع ہو گئے۔اور جو بڑے بڑے آدمی تھے انہوں سے دشمنی پر کمر باندھ لی**

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن اور آنجناب کے خون کے پیاسے تھے۔پس میں تو اس سے بڑھ کر کوئی معجزہ نہیں سمجھتا کہ کیونکر ایک غریب مفلس تنہا بیکس نے ان کے دلوں کو ہر یک کینہ سے پاک کر کے اپنی طرف کھینچ لیا۔یہاں تک کہ وہ فخریہ لباس پھینک کر اور ٹاٹ پہن کر خدمت میں حاضر ہو گئے۔

بعض نا سمجھ جو اسلام پر جہاد کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب لوگ جبراً تلوار سے مسلمان کئے گئے تھے۔افسوس ہزار افسوس کہ وہ اپنی بے انصافی اور حق پوشی میں حد سے گذر گئے ہیں۔ہائے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عمداً صحیح واقعات سے منہ پھیر لیتے ہیں......۔

## شمائل النبیؐ

اے حق کے طالبو!! تم یقیناً سمجھو کہ یہ سب باتیں ان لوگوں کی افترا ہیں جو اسلام کے سخت دشمن ہیں۔تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا......جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا۔اور اس مصیبت اور یتیمی کے ایام میں بعض لوگوں کی بکریاں بھی چرائیں اور بجز خدا کے کوئی متکفّل نہ تھا......اور نیز محض اُمّی تھے اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہیں جانتے تھے۔پھر جب آپ چالیس برس کے سن تک پہنچے تو یک دفعہ آپ کا دل خدا کی طرف کھینچا گیا۔ایک غار مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔جس کا نام حرا ہے آپ اکیلے وہاں جاتے اور غار کے اندر چھپ جاتے اور اپنے خدا کو یاد کرتے۔ایک دن اُسی غار میں آپ پوشیدہ طور پر عبادت کر رہے تھے تب خدا تعالیٰ آپ پر ظاہر ہوا اور آپ کو حکم ہوا کہ دنیا نے خدا کی راہ کو چھوڑ دیا ہے۔اور زمین گنہ سے آلودہ ہو گئی ہے اس لئے میں تجھے اپنا رسول کر کے بھیجتا ہوں......۔اس حکم کے سننے سے آپ ڈرے کہ میں ایک اُمّی یعنی ناخواندہ آدمی ہوں اور عرض کی کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔تب خدا نے آپ کے سینہ میں تمام روحانی علوم بھر دیئے اور آپ کے دل کو روشن کیا تھا۔آپ کی قوت قدسیہ کی تاثیر سے غریب اور عاجز لوگ آپ کے حلقہ اطاعت میں آنے شروع ہو گئے۔اور جو بڑے بڑے آدمی تھے انہوں سے دشمنی پر کمر باندھ لی۔یہاں تک کے آخر کار آپ کو قتل کرنا چاہا۔اور کئی مرد اور کئی عورتیں بڑے عذاب کے ساتھ قتل کر دیئے گئے۔اور آخری حملہ یہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کیلئے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔مگر جس کو خدا بچاوے اس کو کون مارے۔خدا نے آپ کو اپنی وحی سے اطلاع دی کہ آپ اس شہر سے نکل جاؤ۔اور میں ہر قدم میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔پس آپ شہر مکہ سے ابوبکر کو ساتھ لے کر نکل آئے اور تین رات تک غار ثور میں چھپے رہے۔دشمنوں نے تعاقب کیا اور ایک سراغ رسان کو لے کر غار تک پہنچے اس شخص نے غار تک قدم کا نشان پہنچا دیا اور کہا کہ اس غار میں تلاش کرو اس کے آگے قدم نہیں۔اور اگر اس کے آگے گیا ہے تو پھر آسمان پر چڑھ گیا ہو گا مگر

خدا کی قدرت کے عجائبات کی کون حد بست کرسکتا ہے۔خدا نے ایک ہی رات میں یہ قدرت نمائی کی کہ عنکبوت نے اپنی جالی سے غار کا تمام منہ بند کردیا اور ایک کبوتری نے غار کے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیدیئے۔......اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ طور پر مدینہ میں پہنچے اور مدینہ کے اکثر لوگوں نے آپ کو قبول کرلیا۔اس پر مکہ والوں کا غضب بھڑکا اور افسوس کیا کہ ہمارا شکار ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔اور پھر کیا تھا دن رات انہیں منصوبوں میں لگے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کردیں۔اور کچھ تھوڑا گروہ مکّہ والوں کا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا وہ بھی مکّہ سے ہجرت کرکے مختلف ممالک کی طرف چلے گئے۔......اور جب کفار قریش کا حد سے زیادہ ظلم بڑھ گیا۔ اورانہوں نے غریب عورتوں اور یتیم بچوں کو قتل کرنا شروع کیا۔اور بعض عورتوں کو ایسی بیدردی سے مارا کہ اُن کی دونوں ٹانگیں دو رسوں سے باندھ کر دو اُونٹوں کے ساتھ وہ رسے خوب جکڑ دیئے اور پھر اُن اُونٹوں کو دو مختلف جہات میں دوڑایا اور اِس طرح پر وہ عورتیں دو ٹکڑے ہو کر مرگئیں۔جب بے رحم کافروں کا ظلم اِس حد تک پہنچ گیا۔خدا نے جو آخر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔اپنے رسول پر اپنی وحی نازل کی کہ مظلوموں کی فریاد میرے تک پہنچ گئی۔آج میں اجازت دیتا ہوں کہ تم بھی اُن کا مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جو لوگ بے گناہ لوگوں پر تلوار اُٹھاتے ہیں وہ تلوار سے ہی ہلاک کئے جائیں گے۔مگر تم کوئی زیادتی مت کرو کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔یہ ہے حقیقت اسلام کے جہاد کی جس کو نہایت ظلم سے بُرے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔بیشک خدا حلیم ہے۔مگر جب کسی قوم کی شرارت حد سے گذر جاتی ہے۔ تو وہ ظالم کو بے سزا نہیں چھوڑتا۔اور آپ اُن کے لئے تباہی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔

خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرۃ:257) یعنی دین اسلام میں جبر نہیں۔تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا۔اور جبر کے کونسے سامان تھے۔اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں اُن کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں۔اور جب ہزار تک پہنچ جائیں تو کئی لاکھ دشمن کو شکست دے دیں۔اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے لئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہریں کردیں۔اور خدا کی توحید کے پھیلانے کے لئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اُٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں۔اور پھر ہر یک قسم کی صعوبت اُٹھا کر چین تک پہنچیں نہ جنگ کے طور پر بلکہ محض درویشانہ طور پر اور اس ملک میں پہنچ کر دعوتِ اسلام کریں جس کا نتیجہ یہ ہو کہ اُن کے بابرکت وعظ سے کئی کروڑ مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جائیں۔اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں اور بہت سے حصہ آریہ ورت کو اسلام سے مشرف کردیں۔اور یورپ کی حدود تک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی آواز پہنچاویں۔تم ایماناً کہو کہ کیا یہ کام اُن لوگوں کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے؟ نہیں بلکہ یہ اُن لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نور ایمان سے بھر جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔"

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد23 صفحہ 463-469)

## ہرایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّی کی پیروی سے پائی

پھر فرماتے ہیں:

''ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سِلسلۂ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس۱۰ دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی...... سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہرایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا۔ وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اُس کے آگے اَنہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اُس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اُس کے ساتھ ہوں گی۔''

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد12 صفحہ82-83)

## ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کیلئے ایک مجدّد اعظم تھے

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدّد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا...... یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت ﷺ نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت ﷺ کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دُنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بُت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہِ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی۔ اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا پس بلاشبہ ہمارے نبی ﷺ روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدمِ ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں۔''

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد20 صفحہ206-207)

# ’’وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے‘‘

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی پُر معارف تصنیف چشمۂ معرفت میں فرماتے ہیں:

’’دنیا میں کروڑ ہا ایسے پاک فطرت گذرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے۔ لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (الاحزاب:57) ان قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم اُن نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گذشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا۔ کیونکہ صرف قصّوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہوسکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصّے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو اُن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام ونشان نہیں۔...... لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصّے حقیقت کے رنگ میں آگئے۔ اب نہ ہم قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے۔ اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دُعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا۔ اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں۔ وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔ کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے ؂

محمد عربی بادشاہ ہر دوسرا — کرے ہے رُوح قدس جس کے دَر کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں — کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدادانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے۔‘‘

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 301-303)

## فیضانِ درود شریف

’’یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔‘‘

(الحکم مؤرخہ 28 فروری صفحہ 1903ء صفحہ 7)

# سیرت النبیؐ پر مشتمل کتب کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہونی چاہئے

**"میں کبھی فلم دیکھنے کی جرأت بھی نہیں کرسکتا"**

**سیرت النبیؐ پر مشتمل کتب کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہونی چاہئے۔**

**دنیا کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کو رکھنا ہے۔**

**ہم کسی مذہب کے نبی اور بزرگ کو جواب میں غلط الفاظ سے نہیں پکارتے استہزاء نہیں کرتے۔ اس کے باوجود مومنوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔**

(سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 28 ستمبر 2012ء بمطابق 28 تبوک 1391 ہجری شمسی کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''نیوز نائٹ جو یہاں (انگلستان) کا چینل ہے، اُس کا نمائندہ کہنے لگا کہ مَیں نے یہ فلم دیکھی ہے۔ اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں جس پر اتنا زیادہ شور مچایا جائے اور (مومن) اس طرح ردّ عمل دکھائیں۔ اور تم نے بھی بڑی تفصیل سے اس پر خطبہ دے دیا ہے اور بعض جگہ بڑے سخت الفاظ میں اس کو ردّ کیا ہے۔ یہ تو ہلکا سا مذاق تھا۔ اِنّا لِلّٰہ۔ یہ تو ان لوگوں کے اخلاقی معیار کی حالت ہے۔ مَیں نے اُسے کہا کہ پتہ نہیں تم نے کس طرح دیکھا اور تمہارا کیا معیار ہے؟ تم اُس مقام کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (مومنوں) کی نظر میں ہے، اُن کے دل میں ہے اور اُس محبت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک (مومن) کے دل میں ہے، تم نہیں سمجھ سکتے۔ میں نے اُسے بتایا کہ مَیں نے فلم تو نہیں دیکھی لیکن ایک دو باتیں جس دیکھنے والے نے مجھے بتائی ہیں، وہ ناقابلِ برداشت ہیں اور تم کہتے ہو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ باتیں سن کر تو مَیں کبھی فلم دیکھنے کی جرأت بھی نہیں کرسکتا۔ اس میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں، ان کو سن کر ہی خون کھولتا ہے۔ مَیں

> کسی نے یہ توجہ نہیں دلائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ تو یہ توجہ بھی صرف جماعت احمدیہ کی طرف سے ہی دلائی گئی ہے کہ اس کا ایک ردّ عمل یہ بھی ہونا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔

نے اُسے کہا کہ تمہارے باپ کو اگر کوئی گالی دے، برا بھلا کہے، بیہودہ باتیں کہے تو اُس کے متعلق تمہارا ردّعمل کیا ہو گا؟ تم دکھاؤ گے ردّعمل؟ یہ بتاؤ گے کہ ٹھیک ہے کہ نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تو ایک (مومن) کی نظر میں اس سے بہت بلند ہے، اس جگہ تک کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ دوبارہ پھر وہ فلم کے بارے میں بات کرنے لگا تو پھر مَیں نے اُسے کہا کہ مَیں تمہیں کہہ چکا ہوں کہ تمہارے باپ کے خلاف اگر کوئی بات کرے تو سنو گے؟ ہاں یا نہ میں جواب تو اُس نے نہیں دیا لیکن اس بات پر بہرحال چپ کر گیا۔ اس نمائندے نے تو شاید اس بارے میں میڈیا میں خبر نہیں دی۔ لیکن میرے اس فقرہ کو کہ تمہارے باپ کو کوئی گالی دے تو ردّعمل دکھاؤ گے کہ نہیں؟ دوسرے میڈیا نے بہت ساری جگہوں پر اُٹھایا۔ ویب سائٹ پر بھی ڈالا ہے۔

بہرحال انٹرنیٹ پر اور بعض اخباروں کی ویب سائٹ پر مختلف تبصرہ کرنے والوں نے اور ایک پاکستانی انگلش اخبار نے خطبہ کے حوالے سے، پریس میٹنگ کے حوالے سے جماعت احمدیہ () کے مؤقف کو دنیا پر خوب ظاہر کیا کیونکہ اکثر نے اس بات پر بڑے تعریفی کلمات لکھے تھے۔ لیکن انٹرنیٹ پر بعض تبصرے ایسے بھی تھے کہ مرزا مسرور احمد نے کونسی ایسی خاص بات کر دی ہے۔ بعضوں نے یہ بھی لکھا کہ انہوں نے جو بات کہی ہے ہر عقل مند انسان یہی بات کرتا ہے۔ لیکن ایک احمدی نے مجھے لکھا کہ مَیں نے سارے تبصرے سنے، ساری خبریں دیکھیں۔ علماء کے بھی اور ان کے لیڈروں کے بھی ساروں کے بیانات دیکھے۔ بہت باتیں کی ہیں لیکن کسی نے یہ توجہ نہیں دلائی کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو۔ تو یہ توجہ بھی صرف جماعت احمدیہ کی طرف سے ہی دلائی گئی ہے کہ اس کا ایک ردّعمل یہ بھی ہونا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ بعض نے یہ بھی لکھا کہ ان لوگوں نے ہی صحیح (......) ردّعمل دکھایا ہے جن کو تم غیر مسلم کہتے ہو۔ بہرحال اس کی خوب تشہیر ہوئی ہے۔ اس طرح دنیا کے سامنے ایک حقیقی (مومن) کا حقیقی ردّعمل بھی آ گیا۔ (دین حق) کی حقیقی تعلیم جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے، اُس کا بھی دنیا کو پتہ چل گیا۔ دنیا کو اور عالم اسلام کو یہ پیغام بھی مل گیا کہ ایک حقیقی (مومن) کا صحیح ردّعمل کیا ہوتا ہے اور کیا ہونا چاہئے۔

## آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش ہونی چاہئے

پھر فرمایا:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش ہونی چاہئے اور اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ اپنے علاقے کی لائبریریوں میں بھی مثلاً یورپ میں یا انگلستان میں یا انگریزی بولنے والے ملکوں میں سیرت سے متعلق جماعت کی وہ کتب رکھوانی چاہئیں جن کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔ نیز اگر کسی طبقے کو مفت بھی مہیا کرنی پڑیں تو کی جاسکتی ہیں۔...... Life of Muhammad sa جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب ہے۔ یہ ایک مختصر سی کتاب ہے جس میں سیرت کے تمام پہلوؤں کو مختصر طور پر کور (Cover) کیا گیا ہے۔...... اس کا اُتنا حصہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متعلق ہے، اس کو پڑھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی

**ہم دنیا کے مذاہب کا احترام وعزت کرتے ہیں، اُن کے بزرگوں اور انبیاء کو خدا تعالیٰ کا فرستادہ سمجھتے ہیں تو صرف اس خوبصورت تعلیم کی وجہ سے جو قرآنِ کریم اور جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں سکھائی۔ مخالفین آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں مگر ہم کسی مذہب کے نبی اور بزرگ کو جواب میں غلط الفاظ سے نہیں پکارتے۔ اس کے باوجود مسلمانوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے کہ یہ امن برباد کرنے والے ہیں**

کا ہر پہلو اجاگر ہو کر سامنے آجاتا ہے۔ اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہونی چاہئے۔...... دنیا کے سامنے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کو رکھنا ہے۔ یہ ہمارا کام ہے اور اس کو ہمیں بہر حال ایک کوشش کر کے سرانجام دینا چاہئے۔ آج یہ کام ایک لگن کے ساتھ صرف جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے۔ اس کے لئے ہر طرح کے پروگرام کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ سیمینار بھی ہوں، جلسے بھی ہوں اور ان میں غیروں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بلائیں۔

پھر فرمایا:

یہ لوگ (دین حق) پر حملہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ، آپ کا استہزاء کرتے چلے جارہے ہیں اور بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پیغام کی تشہیر کی آج بھی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے اس میں امن اور مذہب کے احترام کا جو حصہ ہے اور پھر یہ بھی دیا ہوا ہے کہ کانفرنسیں بھی منعقد ہونی چاہئیں اور کس طرح ہونی چاہئیں۔ یہ سارے حصے اکٹھے کر کے ایک پمفلٹ کی شکل میں چھاپ کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی تقسیم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس پر بھی فوری کام ہونا چاہئے۔ یہ دو تین ورقہ پیغام بنے گا، زیادہ سے زیادہ چار پانچ ورقے بن جائیں گے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء کا ذکر فرماتے ہوئے یہ مثال دی ہے کہ اگر کسی حکومت کے نام پر کوئی جھوٹا قانون بنا کر اس کی طرف سے پھیلائے اور اپنے آپ کو حکومت کا کارندہ ثابت کرے یا کرنے کی کوشش کرے تو حکومت کی مشینری حرکت میں آتی ہے اور ایسے شخص یا گروہ کے خلاف کارروائی کرتی ہے تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف غلط باتوں کے منسوب ہونے کو برداشت کرے اور کھلی چھٹی دے دے۔ پس انبیاء بھی جب خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام لانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اُن کی جماعتیں بھی بڑھ رہی ہوتی ہیں تو یہ بات ثابت کرتی ہے کہ یہ جماعت یا یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوؤں کا احترام کرنا چاہئے تا کہ دنیا کا امن قائم رہے۔''

## دنیا کے دوسرے مذاہب کو بہر حال مومنوں کی عزت کرنی چاہئے

''اور اس وقت اگر دیکھا جائے، تو عملی رنگ میں (دین حق) دنیا کا پہلا مذہب ہے اور تعداد کے لحاظ سے یہ بہر حال دنیا کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔ اس لئے دنیا کے دوسرے مذاہب کو بہر حال مسلمانوں کی عزت کرنی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام کا جو حق ہے وہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نہیں تو دنیا میں فساد اور

بے امنی پیدا ہوگی۔......پس جب ہم دنیا کے مذاہب کا احترام وعزت کرتے ہیں، اُن کے بزرگوں اور انبیاء کو خدا تعالیٰ کا فرستادہ سمجھتے ہیں تو صرف اس خوبصورت تعلیم کی وجہ سے جو قرآنِ کریم نے ہمیں دی ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی۔ مخالفینِ اسلام باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں، بیہودہ قسم کی تصویریں بھی بناتے ہیں، مگر ہم کسی مذہب کے نبی اور بزرگ کو جواب میں غلط الفاظ سے نہیں پکارتے یا اُن کا استہزاء نہیں کرتے۔ اس کے باوجود مسلمانوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے کہ یہ امن برباد کرنے والے ہیں۔ پہلے خود یہ لوگ امن برباد کرنے والی حرکتیں کرتے ہیں، جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب جذبات بھڑک جائیں تو کہتے ہیں کہ دیکھو مسلمان ہیں ہی تشدد پسند، اس لئے ان کے خلاف ہر طرح کی کارروائی کرو۔''

## مخالفین عشق رسول کا اندازہ ہی نہیں کرسکتے

''مخالفینِ اسلام کو یہ سب کچھ کرنے کی جرأت اس لئے ہے کہ مسلمان ایک ہوکر نہیں رہتے لیکن ہم احمدی (۔) جن کو خدا تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی موعود کے ہاتھ پر جمع کر دیا ہے، ہمارا بہرحال کام ہے کہ دنیا کو ہدایت کے راستے دکھائیں، امن اور سلامتی کے طریق بتائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پیغام کو جو میں نے پڑھا ہے، اس کی خوب تشہیر کریں تا کہ دنیا کو حقیقی (دینی) تعلیم کا پتہ چل سکے۔ دنیا داروں کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہمارے دل میں اور حقیقی (مومن) کے دل میں کیا ہے؟......آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عشق کا اظہار آج سے چودہ سو سال پہلے صرف حسان بن ثابتؓ نے ہی اپنے اس شعر میں نہیں کیا تھا کہ

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ فَعَمِیَ عَلَیْکَ النَّاظِرُ
مَنْ شَآءَ بَعْدَکَ فَلْیَمُتْ فَعَلَیْکَ کُنْتُ اُحَاذِرُ

(تحفۂ غزنویہ۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 583)

یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تُو تو میری آنکھ کی پُتلی تھا آج تیرے مرنے سے میری آنکھ اندھی ہوگئی۔ اب تیرے مرنے کے بعد کوئی مرے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ میں تو تیری موت سے ہی ڈرتا تھا۔ یہ شعر آپ کی وفات پر حسانؓ بن ثابت نے کہا تھا لیکن ہم میں اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت، ایک گہری عشق و محبت پیدا کی ہے۔ ہمارے دل میں اس عشق و محبت کی جوت جگائی ہے۔ آپ ایک جگہ اس عشق و محبت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں۔ آپ کا جو بڑا لمبا عربی قصیدہ ہے، اُس کے کچھ شعر ہیں کہ:

قَوْمٌ رَأَوْکَ وَاُمَّةٌ قَدْ اُخْبِرَتْ
مِنْ ذَالِکَ الْبَدْرِ الَّذِیْ اَصْبَانِیْ

کہ ایک قوم نے تجھے دیکھا ہے اور ایک امت نے خبر سنی ہے، اُس بدر کی جس نے مجھے اپنا عاشق بنایا۔

يَبْكُوْنَ مِنْ ذِكْرِ الْجَمَالِ صَبَابَةً
وَ تَأَلُّمًا مِّنْ لَوْعَةِ الْهِجْرَانِ

وہ تیرے حسن کی یاد میں بوجہ عشق کے روتے ہیں اور جدائی کی جلن کے دُکھ اُٹھانے سے بھی روتے ہیں۔

وَأَرَى الْقُلُوْبَ لَدَى الْحَنَاجِرِ كُرْبَةً
وَأَرَى الْغُرُوْبَ تُسِيْلُهَا الْعَيْنَانِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آ گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

یہ قصیدہ بہت ساروں کو بلکہ اب تو ہمارے بچوں کو بھی یاد ہے۔ اور اس لمبے قصیدہ کا آخری شعر یہ ہے کہ:

جِسْمِيْ يَطِيْرُ اِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

کہ میرا جسم تو شوقِ غالب سے تیری طرف اُڑنا چاہتا ہے۔ اے کاش میرے اندر اُڑنے کی طاقت ہوتی۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 590 اور 594)

پس ہمیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے یہ سبق سکھائے گئے ہیں اور یہ دنیا دار کہتے ہیں کہ کیا فرق پڑتا ہے؟ ہلکا پھلکا مذاق ہے۔ جب اخلاق اس حد تک گر جاتے ہیں کہ اخلاق کے معیار بجائے اونچے جانے کے پستیوں کو چھونے لگیں تو تبھی دنیا کے امن بھی برباد ہوتے ہیں۔"

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو دنیا کے سامنے پیش کریں

"ہمارا کام ہے کہ زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس کے لئے مختصر اور بڑی جامع کتاب Life of Muhammad یا دیباچہ تفسیر القرآن کا سیرت والا حصہ ہے، اس کو ہر احمدی کو پڑھنا چاہئے۔ اس میں سیرت کے قریباً تمام پہلو بیان ہو گئے ہیں یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ضروری پہلو بیان ہو گئے ہیں۔ اور پھر اپنے ذوق اور شوق اور علمی قابلیت کے لحاظ سے دوسری سیرت کی کتابیں بھی پڑھیں اور دنیا کو مختلف طریقوں سے، رابطوں سے، مضامین سے، پمفلٹ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان سے آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اہم کام اور فریضے کو سرانجام دینے کی ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو عقل عطا فرمائے کہ اس کا ایک عقلمند طبقہ خود اس قسم کے بیہودہ اور ظالمانہ مذاق کرنے والوں یا دشمنیوں کا اظہار کرنے والوں کا ردّ کرے تا کہ دنیا بدامنی سے بھی بچ سکے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی بچ سکے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

(خطبہ جمعہ 28 ستمبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 19 تا 25 / اکتوبر 2012ء)

# درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

- اس عظیم محسنِ انسانیت ؐ کے بارے میں ایسی اہانت سے بھری ہوئی فلم پر یقیناً ایک مومن کا دل خون ہونا چاہئے تھا اور ہوا اور سب سے بڑھ کر ایک احمدی کو تکلیف پہنچی۔
- جن کے دماغوں میں غلاظتیں بھری ہوئی ہوں انہوں نے یہ الزام لگانے ہیں اور لگاتے رہے ہیں، آئندہ بھی شاید وہ ایسی حرکتیں کرتے رہیں۔
- یہ لوگ جو اپنی ضد کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی پکڑ میں آئیں گے۔
- دنیا کے امن کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس کو بھی یو این او کے امن چارٹر کا حصہ بنایا جائے کہ کوئی ممبر ملک اپنے کسی شہری کو اجازت نہیں دے گا کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیلا جائے۔
- یاد رکھیں کہ اب دنیا ایک ایسا گلوبل وِلیج بن چکی ہے کہ اگر کھل کر برائی کو برائی نہ کہا گیا تو یہ باتیں ان ملکوں کے امن و سکون کو بھی برباد کر دیں گی اور خدا کی لاٹھی جو چلنی ہے وہ علیحدہ ہے۔
- یو این او (UNO) بھی اس لئے ناکام ہو رہی ہے کہ یہ ناکام قانون بنا کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا کام کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون دیکھیں
- دشمنانِ دین نے آنحضرت ﷺ کے متعلق جو بیہودہ اور لغو فلم بنائی اور جس ظالمانہ طور پر اس فلم میں آپ ﷺ کے متعلق اہانت کا اظہار کیا گیا ہے اس پر ہر مومن کا غم اور غصّہ ایک قدرتی بات ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 ستمبر 2012ء کے تاریخی خطبہ جمعہ فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ○ (احزاب:57-58)

ان آیات کا یہ ترجمہ ہے کہ یقیناً اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی اُس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں، اللہ نے اُن پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اُس نے اُن کے لئے رُسوا کُن عذاب تیار کیا ہے۔

آجکل مسلم دنیا میں، اسلامی ممالک میں بھی اور دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے مسلمانوں میں بھی اسلام دشمن عناصر کے انتہائی گھٹیا، گھناؤنے اور ظالمانہ فعل پر شدید غم و

غصہ کی لہر دوڑی ہوئی ہے۔ اس غم و غصہ کے اظہار میں مسلمان یقیناً حق بجانب ہیں۔ مسلمان تو چاہے وہ اس بات کا صحیح ادراک رکھتا ہے یا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی مقام کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے مرنے کٹنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ دشمنان اسلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو بیہودہ اور لغو فلم بنائی ہے اور جس ظالمانہ طور پر اس فلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اہانت کا اظہار کیا گیا ہے اس پر ہر مسلمان کا غم اور غصہ ایک قدرتی بات ہے۔

وہ محسنِ انسانیت، رحمۃ للعالمین اور اللہ تعالیٰ کا محبوب جس نے اپنی راتوں کو بھی مخلوق کے غم میں جگایا، جس نے اپنی جان کو مخلوق کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے اس درد کا اظہار کیا اور اس طرح غم میں اپنے آپ کو مبتلا کیا کہ عرش کے خدا نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تو ان لوگوں کے لئے کہ کیوں یہ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو نہیں پہچانتے، ہلاکت میں ڈال لے گا؟ اس عظیم محسنِ انسانیت کے بارے میں ایسی اہانت سے بھری ہوئی فلم پر یقیناً ایک مسلمان کا دل خون ہونا چاہئے تھا اور ہوا اور سب سے بڑھ کر ایک احمدی مسلمان کو تکلیف پہنچی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلام صادق کے ماننے والوں میں سے ہیں۔ جس نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مقام کا اِدراک عطا فرمایا۔ پس ہمارے دل اس فعل پر چھلنی ہیں۔ ہمارے جگر کٹ رہے ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ ان ظالموں سے بدلہ لے۔ اُنہیں وہ عبرت کا نشان بنا جو رہتی دنیا تک مثال بن جائے۔ ہمیں تو زمانے کے امام نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح ادراک عطا فرمایا ہے کہ جنگل کے سانپوں اور جانوروں سے صلح ہو سکتی ہے لیکن ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت خاتم الانبیاءؐ کی توہین کرنے والے اور اُس پر ضد کرتے چلے جانے والے سے ہم صلح نہیں کر سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

**''مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریمؐ کی عزت کے لئے جان دیتے ہیں۔ اور وہ اس بے عزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے شخصوں سے دلی صفائی کریں اور اُن کے دوست بن جائیں جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ اُن کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے رسالوں اور کتابوں اور اشتہاروں میں نہایت توہین سے اُن کا نام لیتے ہیں اور نہایت گندے الفاظ سے اُن کو یاد کرتے ہیں''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھیں کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں کیونکہ وہ اُن کی راہ میں کانٹے بوتے ہیں۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کر لیں تو یہ ممکن ہے۔ مگر ہم ایسے لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے مگر ہر ایک فتح آسمان سے آتی ہے''۔ فرمایا کہ ''پاک زبان لوگ اپنی پاک کلام کی برکت سے انجام کار دلوں کو فتح کر لیتے ہیں مگر گندی طبیعت کے لوگ اس سے زیادہ کوئی ہنر نہیں رکھتے کہ ملک میں مفسدانہ رنگ میں تفرقہ اور پھوٹ پیدا کرتے ہیں......''۔ فرمایا کہ'' تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا کی غیرت اُس کے اُن پیاروں کیلئے آخر کوئی کام دکھلا دیتی ہے''۔**

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 385 تا 387)

**2006ء میں جب ڈنمارک کے خبیث الطبع لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں بیہودہ تصویریں بنائی تھیں تو اُس وقت بھی مَیں نے جہاں جماعت کو صحیح ردّعمل دکھانے کی طرف توجہ دلائی تھی ...... کہ یہ ظالم لوگ پہلے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس پر بس نہیں ہوگی۔ اس احتجاج وغیرہ سے کوئی فرق نہیں پڑے گا جو اَب (مومنوں) کی طرف سے ہو رہا ہے بلکہ آئندہ بھی یہ لوگ ایسی حرکات کرتے رہیں گے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اُس سے بڑھ کر یہ بیہودگی اور ظلم پر اتر آئے ہیں اور اُس وقت سے آہستہ آہستہ اس طرف ان کا یہ طریق بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ پس یہ ان کی (دین حق) کے مقابل پر ہزیمت اور شکست ہے جو ان کو آزادیٔ خیال کے نام پر بیہودگی پر آمادہ کر رہی ہے**

اس زمانے میں اخباروں اور اشتہاروں کے ساتھ میڈیا کے دوسرے ذرائع کو بھی اس بیہودہ چیز میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ پس یہ لوگ جو اپنی ضد کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں، انشاءاللہ تعالیٰ اُس کی پکڑ میں آئیں گے۔ یہ ضد پر قائم ہیں اور ڈھٹائی سے اپنے ظالمانہ فعل کا اظہار کرتے چلے جا رہے ہیں۔

2006ء میں جب ڈنمارک کے خبیث الطبع لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیہودہ تصویریں بنائی تھیں تو اُس وقت بھی مَیں نے جہاں جماعت کو صحیح ردّعمل دکھانے کی طرف توجہ دلائی تھی وہاں یہ بھی کہا تھا کہ یہ ظالم لوگ پہلے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس پر بس نہیں ہو گی۔ اس احتجاج وغیرہ سے کوئی فرق نہیں پڑے گا جو اَب مسلمانوں کی طرف سے ہو رہا ہے بلکہ آئندہ بھی یہ لوگ ایسی حرکات کرتے رہیں گے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اُس سے بڑھ کر یہ بیہودگی اور ظلم پر اتر آئے ہیں اور اُس وقت سے آہستہ آہستہ اس طرف ان کا یہ طریق بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

پس یہ ان کی (دین حق) کے مقابل پر ہزیمت اور شکست ہے جو ان کو آزادیٔ خیال کے نام پر بیہودگی پر آمادہ کر رہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یاد رکھیں کہ یہ لوگ اپنی قوم کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں۔ یہ بات ایک دن ان قوموں کے لوگوں پر بھی کھل جائے گی۔ ان پر واضح ہو جائے گا کہ آج جو کچھ بیہودہ گوئیاں یہ کر رہے ہیں، وہ ان کی قوم کے لئے نقصان دہ ہے کہ یہ لوگ خودغرض اور ظالم ہیں۔ ان کو صرف اپنی خواہشات کی تکمیل کے علاوہ کسی بات سے سروکار نہیں ہے۔

اس وقت تو آزادیٔ اظہار کے نام پر سیاستدان بھی اور دوسرا طبقہ بھی بعض جگہ کھل کر اور اکثر دبے الفاظ میں ان کے حق میں بھی بول رہا ہے اور بعض دفعہ مسلمانوں کے حق میں بھی بول رہا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اب دنیا ایک ایسا گلوبل وِلیج بن چکی ہے کہ اگر کھل کر برائی کو برائی نہ کہا گیا تو یہ باتیں ان ملکوں کے امن وسکون کو بھی برباد کر دیں گی اور خدا کی لاٹھی جو چلنی ہے وہ علیحدہ ہے۔

امام الزمان کی یہ بات یاد رکھیں کہ ہر فتح آسمان سے آتی ہے اور آسمان نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ جس رسول کی تم ہتک کرنے کی کوشش کر رہے ہو اُس نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ اور غالب، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، دلوں کو فتح کر کے آنا ہے۔ کیونکہ پاک کلام کی تاثیر ہوتی ہے۔ پاک کلام کو ضرورت نہیں ہے کہ شدت پسندی کا استعمال کیا جائے یا بیہودہ گوئی کا بیہودہ گوئی سے جواب دیا جائے۔ اور یہ بدکلامی اور بدنوائی جو ان لوگوں نے شروع کی ہوئی ہے، یہ انشاءاللہ تعالیٰ جلد ختم ہو جائے گی۔ اور پھر اس زندگی کے بعد ایسے لوگوں سے خدا تعالیٰ نبٹے گا۔

## جب دشمن بیہودہ گوئی میں بڑھے تو پہلے سے بڑھ کر درود و سلام بھیجیں

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں، ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اُن کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا کام اس رسول پر درود اور سلام بھیجنا ہے۔ ان لوگوں کی بیہودہ گوئیوں اور ظلموں اور استہزاء سے اُس عظیم نبی کی عزت و ناموس پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ تو ایسا عظیم نبی ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبی پر درود سے تر رکھیں۔ اور

**امام الزمان کی یہ بات یاد رکھیں کہ ہر فتح آسمان سے آتی ہے اور آسمان نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ جس رسول کی تم ہتک کرنے کی کوشش کر رہے ہو اُس نے دنیا پر غالب آنا ہے**

جب دشمن بیہودہ گوئی میں بڑھے تو پہلے سے بڑھ کر درود و سلام بھیجیں۔

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔**

یہی درود ہے اور یہی نبی ہے جس کا دنیا میں غلبہ مقدر ہو چکا ہے۔ پس جہاں ایک احمدی مسلمان اس بیہودہ گوئی پر کراہت اور غم و غصّہ کا اظہار کرتا ہے وہاں ان لوگوں کو بھی اور اپنے اپنے ملکوں کے ارباب حل و عقد کو بھی ایک احمدی اس بیہودہ گوئی سے باز رہنے اور روکنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور دلانی چاہئے۔ دنیاوی لحاظ سے ایک احمدی اپنی سی کوشش کرتا ہے کہ اس سازش کے خلاف دنیا کو اصل حقیقت سے آشنا کرے اور اصل حقیقت بتائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلو دکھائے۔ اپنے ہر عمل سے آپ کے خوبصورت اُسوۂ حسنہ کا اظہار کر کے اور اسلام کی تعلیم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی عملی تصویر بن کر دنیا کو دکھائے۔ ہاں ساتھ ہی یہ بھی جیسا کہ مَیں نے کہا کہ درود و سلام کی طرف بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ دے۔ مرد، عورت، جوان، بوڑھا، بچہ اپنے ماحول کو، اپنی فضاؤں کو درود و سلام سے بھر دے۔ اپنے عمل کو اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ بنا دے۔ پس یہ خوبصورت ردّ عمل ہے جو ہم نے دکھانا ہے۔

**باقی ان ظالموں کے انجام کے بارے میں خدا تعالیٰ نے دوسری آیت میں بتا دیا ہے کہ رسول کو اذیت پہنچانے والے یا اس زمانے میں حقیقی مومنوں کا دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے حوالے سے تکلیف پہنچا کر چھلنی کرنے والوں سے خدا تعالیٰ خود نپٹ لے گا۔ ان لوگوں پر اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اس لعنت کی وجہ سے وہ اور زیادہ گندگی میں ڈوبتے چلے جائیں گے۔ اور مرنے کے بعد ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ نے رُسواکُن عذاب مقدر کیا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ پس یہ لوگ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی لعنت کی صورت میں اور مرنے کے بعد رُسواکُن عذاب کی صورت میں اپنے انجام کو پہنچیں گے۔**

جو دوسرے مسلمان ہیں، ان مسلمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق یہ ردّ عمل دکھانا چاہئے کہ درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں۔ یہ ردّ عمل ہے۔

**یہ ردّ عمل تو بے فائدہ ہے کہ اپنے ہی ملکوں میں اپنی ہی**

جائیدادوں کو آگ لگائی جائے یا اپنے ہی ملک کے شہریوں کو مارا جائے یا جلوس نکل رہے ہیں تو پولیس کو مجبوراً اپنے ہی شہریوں پر فائرنگ کرنی پڑے اور اپنے لوگ ہی مر رہے ہوں۔

اخبارات اور میڈیا کے ذریعے سے جو خبریں باہر آ رہی ہیں، اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر شریف الطبع مغربی لوگوں نے بھی اس حرکت پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور کراہت کا اظہار کیا ہے۔ وہ لوگ جو مسلمان نہیں ہیں لیکن جن کی فطرت

مذہب کے بزرگوں کا استہزاء کرنے کی اجازت نہیں ہوگی کہ اس سے دنیا کا امن برباد ہوتا ہے۔ اس سے نفرتوں کے لاوے ابلتے ہیں۔ اس سے قوموں اور مذہبوں کے درمیان خلیج وسیع ہوتی چلی جاتی ہے۔ پس اگر قانون آزادی بنایا ہے تو ایک شخص کی آزادی کا قانون تو بیشک بنائیں لیکن دوسرے شخص کے جذبات سے کھیلنے کا قانون نہ بنائیں۔ یو این او (UNO) بھی اس لئے ناکام ہو رہی ہے کہ یہ ناکام قانون بنا کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا کام کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون

**مسلمان اگر اپنی اہمیت کو سمجھیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ ملکوں کے اندر مذہبی جذبات کے احترام کے قانون بنوا سکتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی ہے کہ اس طرف توجہ نہیں ہے۔ جو جماعت توجہ دلاتی ہے یعنی جماعت احمدیہ، اُس کی مخالفت میں کمربستہ ہیں اور دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔**

میں شرافت ہے انہوں نے امریکہ میں بھی اور یہاں بھی اس کو پسند نہیں کیا۔ لیکن جو لیڈر شپ ہے وہ ایک طرف تو یہ کہتی ہے کہ یہ غلط ہے اور دوسری طرف آزادی اظہار و خیال کو آڑ بنا کر اس کی تائید بھی کرتی ہے۔ یہ دوعملی نہیں چل سکتی۔ آزادی کے متعلق قانون کوئی آسمانی صحیفہ نہیں ہے۔ مَیں نے وہاں امریکہ میں سیاستدانوں کو تقریر میں یہ بھی کہا تھا کہ دنیا داروں کے بنائے ہوئے قانون میں سقم ہو سکتا ہے، غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ قانون بناتے ہوئے بعض پہلو نظروں سے اوجھل ہو سکتے ہیں کیونکہ انسان غیب کا علم نہیں رکھتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اُس کے بنائے ہوئے قانون جو ہیں اُن میں کوئی سقم نہیں ہوتا۔ پس اپنے قانون کو ایسا مکمل نہ سمجھیں کہ اس میں کوئی ردّوبدل نہیں ہو سکتا، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ آزادئ اظہار کا قانون تو ہے لیکن نہ کسی ملک کے قانون میں، نہ یو این او (UNO) کے چارٹر میں یہ قانون ہے کہ کسی شخص کو یہ آزادی نہیں ہوگی کہ دوسرے کے مذہبی جذبات کو مجروح کرو۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ دوسرے

دیکھیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دوسروں کے بتوں کو بھی برا نہ کہو کہ اس سے معاشرے کا امن برباد ہوتا ہے۔ تم بتوں کو برا کہو گے تو وہ نہ جانتے ہوئے تمہارے سب طاقتوں والے خدا کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کریں گے جس سے تمہارے دلوں میں رنج پیدا ہوگا۔ دلوں کی کدورتیں بڑھیں گی۔ لڑائیاں اور جھگڑے ہوں گے۔ ملک میں فساد برپا ہوگا۔ پس یہ خوبصورت تعلیم ہے جو اسلام کا خدا دیتا ہے، اس دنیا کا خدا دیتا ہے، اس کائنات کا خدا دیتا ہے۔ وہ خدا یہ تعلیم دیتا ہے جس نے کامل تعلیم کے ساتھ اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی اصلاح کیلئے اور پیار و محبت قائم کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ جس نے آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین کا لقب دے کر تمام مخلوق کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

پس دنیا کے پڑھے لکھے لوگ اور اربابِ حکومت اور سیاستدان سوچیں کہ کیا ان چند بیہودہ لوگوں کو سختی سے نہ دبا کر آپ لوگ بھی اس مفسدہ کا حصہ تو نہیں بن رہے۔ دنیا کے عوام الناس سوچیں کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیل

کر اور دنیا کے ان چند کیڑوں اور غلاظت میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی ہاں میں ہاں ملا کر آپ بھی دنیا کے امن کی بربادی میں حصہ دار تو نہیں بن رہے؟

ہم احمدی (......) دنیا کی خدمت کے لئے کوئی بھی دقیقہ نہیں چھوڑتے۔ امریکہ میں خون کی ضرورت پڑی۔ گزشتہ سال ہم احمدیوں نے بارہ ہزار بوتلیں جمع کر کے دیں۔ اس سال پھر وہ جمع کر رہے ہیں۔ آجکل یہ ڈرائیو (Drive) چل رہی تھی۔ اُن کو میں نے کہا کہ ہم احمدی (۔) تو زندگی دینے کے لئے اپنا خون دے رہے ہیں اور تم لوگ اپنی ان حرکتوں سے اور اُن حرکت کرنے والوں کی ہاں میں ہاں ملا کر ہمارے دل خون کر رہے ہو۔ پس ایک احمدی (مومن) کا اور حقیقی (مومن) کا یہ عمل ہے اور یہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم انصاف قائم کرنے والے ہیں اُن کے ایک طبقہ کا یہ عمل ہے۔

مسلمانوں کو تو الزام دیا جاتا ہے کہ وہ غلط کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے کہ بعض ردّعمل غلط ہیں۔ توڑ پھوڑ کرنا، جلاؤ گھیراؤ کرنا، معصوم لوگوں کو قتل کرنا، سفارتکاروں کی حفاظت نہ کرنا، اُن کو قتل کرنا یا مارنا یہ سب غلط ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے معصوم نبیوں کا استہزاء اور دریدہ دہنی میں جو بڑھنا ہے، یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ اب دیکھا دیکھی گزشتہ دنوں فرانس کے رسالہ کو بھی دوبارہ اُبال آیا ہے۔ اُس نے بھی پھر بیہودہ کارٹون شائع کئے ہیں جو پہلے سے بھی بڑھ کر بیہودہ ہیں۔ یہ دنیادار دنیا کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ یہ دنیا ہی اُن کی تباہی کا سامان ہے۔

یہاں مَیں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ دنیا کے ایک بہت بڑے خطّہ پر مسلمان حکومتیں قائم ہیں۔ دنیا کا بہت سا علاقہ مسلمان کے زیرِ نگیں ہے۔ بہت سے مسلمان ممالک کو خدا تعالیٰ نے قدرتی وسائل بھی عطا فرمائے ہیں۔ مسلمان ممالک یو این او (UNO) کا حصہ بھی ہیں۔ قرآنِ کریم جو مکمل ضابطہ حیات ہے اس کے ماننے والے اور اس کو پڑھنے والے بھی ہیں تو پھر کیوں ہر سطح پر اس خوبصورت تعلیم کو دنیا پر ظاہر کرنے کی مسلمان حکومتوں نے کوشش نہیں کی۔ کیوں نہیں یہ کرتے؟ قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق کیوں دنیا کے سامنے یہ پیش نہیں کرتے کہ مذہبی جذبات سے کھیلنا اور انبیاء اللہ کی بے حرمتی کرنا یا اُس کی کوشش کرنا یہ بھی جرم ہے اور بہت بڑا جرم اور گناہ ہے۔ اور دنیا کے امن کے لئے ضروری ہے کہ اس کو بھی یو این او کے امن چارٹر کا حصہ بنایا جائے کہ کوئی ممبر ملک اپنے کسی شہری کو اجازت نہیں دے گا کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیلا جائے۔ آزادئ خیال کے نام پر دنیا کا امن برباد کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لیکن افسوس کہ اتنے عرصہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے، کبھی مسلمان ملکوں کی مشترکہ ٹھوس کوشش نہیں ہوئی کہ تمام انبیاء، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر نبی کی عزت و ناموس کے لئے دنیا کو آگاہ کریں اور بین الاقوامی سطح پر اس کو تسلیم کروائیں۔ گو یو این او (UNO) کے باقی فیصلوں کی طرح اس پر بھی عمل نہیں ہوگا، پہلے کونسا امن چارٹر پر عمل ہو رہا ہے لیکن کم از کم ایک چیز ریکارڈ میں تو آ جائے گی۔ او آئی سی (OIC)، آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز جو ہے، یہ قائم تو ہے لیکن ان کے ذریعہ سے کبھی کوئی ٹھوس کوشش نہیں ہوئی جس سے دنیا میں مسلمانوں کا وقار قائم ہو۔ مسلمان ملکوں کے سیاستدان اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہر کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر نہیں خیال تو دین کی عظمت کا خیال نہیں۔ اگر ہمارے لیڈروں کی طرف سے ٹھوس کوششیں ہوتیں تو عوام الناس کا یہ غلط ردّعمل بھی ظاہر نہ ہوتا جو آج مثلاً پاکستان میں ہو رہا ہے یا دوسرے ملکوں میں ہوا ہے۔ اُن کو پتہ ہوتا کہ ہمارے لیڈر اس کام کے لئے مقرر ہیں اور وہ اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و

ناموس قائم کرنے کے لئے اور تمام انبیاء کی عزت و ناموس قائم کرنے کے لئے دنیا کے فورم پر اس طرح اُٹھیں گے کہ اس دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ جو کہہ رہے ہیں سچ اور حق ہے۔

پھر مغربی ممالک میں اور دنیا کے ہر خطّے میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو رہ رہی ہے۔ مذہب کے لحاظ سے اور تعداد کے لحاظ سے دنیا میں مسلمان دوسری بڑی طاقت ہیں۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے ہوں تو ہر لحاظ سے سب سے بڑی طاقت بن سکتے ہیں اور اس صورت میں کبھی اسلام دشمن طاقتوں کو جرأت ہی نہیں ہوگی کہ ایسی دل آزار حرکتیں کر سکیں یا اس کا خیال بھی لائیں۔

بہرحال علاوہ مسلمان ممالک کے دنیا کے ہر ملک میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے۔ یورپ میں ملینز (Millions) کی تعداد میں تو صرف تُرک ہی آباد ہیں۔ صرف پورے یورپ میں نہیں بلکہ یورپ کے ہر ملک میں ملینز کی تعداد میں آباد ہیں۔ اسی طرح دوسری مسلمان قومیں یہاں آباد ہیں۔ ایشیا سے مسلمان یہاں آئے ہوئے ہیں۔ یوکے میں بھی آباد ہیں۔ امریکہ میں بھی آباد ہیں۔ کینیڈا میں آباد ہیں۔ یورپ کے ہر خطے میں آباد ہیں۔ اگر یہ سب فیصلہ کر لیں کہ اپنے ووٹ اُن سیاستدانوں کو دینے ہیں جو مذہبی رواداری کا اظہار کریں۔ اور ان کا اظہار نہ صرف زبانی ہو بلکہ اُس کا عملی اظہار بھی ہو رہا ہو اور وہ ایسے بیہودہ گووٴں کی، یا بیہودہ لغویات بکنے والوں یا فلمیں بنانے والوں کی مذمت کریں گے تو ان دنیاوی حکومتوں میں ہی ایک طبقہ کھل کر اس بیہودگی کے خلاف اظہار خیال کرنے والا مل جائے گا۔

پس مسلمان اگر اپنی اہمیت کو سمجھیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ ملکوں کے اندر مذہبی جذبات کے احترام کے قانون بنوا سکتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی ہے کہ اس طرف توجہ نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ جو توجہ دلاتی ہے اُس کی مخالفت میں کمربستہ ہیں اور دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان لیڈروں کو، سیاستدانوں کو اور علماء کو عقل دے کہ اپنی طاقت کو مضبوط کریں۔ اپنی اہمیت کو پہچانیں۔ اپنی تعلیم کی طرف توجہ دیں۔

یہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہودہ اعتراض کرتے ہیں، الزامات لگاتے ہیں اور جنہوں نے یہ فلم بنائی ہے یا اس میں کام کیا ہے ان کے اخلاقی معیار کا اندازہ تو میڈیا میں ان کے بارے میں جو معلومات ہیں اُن سے ہی ہو سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے زیادہ کردار ایک قبطی عیسائی کا ہے جو امریکہ میں رہتا ہے، نکولا بسیلے (Nakoula Basseley Nakoula) یا اس طرح کا اس کا کوئی نام ہے یا سام بسیلے (Sam Bacile) کہلاتا ہے۔ بہرحال اس کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی criminal background ہے، مجرم ہے۔ یہ فراڈ کی وجہ سے 2010ء میں جیل میں بھی رہ چکا ہے۔ دوسرا آدمی جس نے فلم ڈائریکٹ کی ہے، یہ پورنوگرافیز موویز کا ڈائریکٹر ہے۔ اس میں جو اَور ایکٹر شامل ہیں وہ سب پورنوگرافکس موویز کے ایکٹر ہیں۔ تو یہ ان کے اخلاق کے معیار ہیں۔ اور پورنوگرافیز کی جو حدود ہیں وہ تو آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ لوگ کس گند میں ڈوبے ہوئے ہیں اور اعتراض اُس ہستی پر کرنے چلے ہیں جس کے اعلیٰ اخلاق اور پاکیزگی کی خدا تعالیٰ نے گواہی دی۔

پس یہ غلاظت کر کے انہوں نے یقیناً خدا تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دی ہے اور دیتے چلے جا رہے ہیں۔ اسی طرح اس فلم کے سپانسر کرنے والے بھی خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ ان میں ایک وہ عیسائی پادری بھی شامل ہے

جو مختلف وقتوں میں امریکہ میں اپنی سستی شہرت کیلئے قرآن وغیرہ جلانے کی بھی کوشش کرتا رہا ہے۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً۔

میڈیا میں بعض نے مذمّت کرنے کی بھی کوشش کی ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کے ردّعمل کی بھی مذمت کی ہے۔ ٹھیک ہے غلط ردّعمل کی مذمّت ہونی چاہئے لیکن یہ بھی دیکھیں کہ پہل کرنے والا کون ہے۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ یہ سب کچھ مسلمانوں کی اکائی اور لیڈر شپ نہ ہونے کی وجہ سے ہورہا ہے۔ دین سے تو باوجود عشقِ رسول کے دعویٰ کے یہ لوگ دُور ہٹے ہوئے ہیں۔ دعویٰ تو بیشک ہے لیکن دین کا کوئی علم نہیں ہے۔ دنیاوی لحاظ سے بھی کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کسی مسلمان ملک نے کسی ملک کو بھی پُرزور احتجاج نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو اتنا کمزور کہ میڈیا نے اس کی کوئی اہمیت نہیں دی۔ اور اگر مسلمانوں کے احتجاج پر کوئی خبر لگائی بھی ہے تو یہ کہ ایک اعشاریہ آٹھ بلین مسلمان بچوں کی طرح ردّعمل دکھا رہے ہیں۔ جب کوئی سنبھالنے والا نہ ہو تو پھر اِدھر اُدھر پھرنے والے ہی ہوتے ہیں۔ پھر ردّعمل بچوں جیسے ہی ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ایک طنز بھی کر دیا لیکن حقیقت بھی واضح کر دی۔ اب بھی خدا کرے کہ مسلمانوں کو شرم آ جائے۔

یہ لوگ جن کے دین کی آنکھ تو اندھی ہے، جن کو انبیاء کے مقام کا پتہ ہی نہیں ہے، جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو بھی گرا کر خاموش رہتے ہیں، اُن کو تو مسلمانوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جذبات کا اظہار بچوں کی طرح کا ردّعمل نظر آئے گا۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ 2006ء میں بھی میں نے توجہ دلائی تھی کہ اس طرف توجہ کریں اور ایک ایسا ٹھوس لائحہ عمل بنائیں کہ آئندہ ایسی بیہودگی کی کسی کو جرأت نہ ہو۔ کاش کہ مسلمان ملک یہ سن لیں اور جو اُن تک پہنچ سکتا ہے تو ہر احمدی کو پہنچانے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ چار دن کا احتجاج کر کے بیٹھ جانے سے تو یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

## چار دن کا احتجاج کر کے بیٹھ جانے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا

پھر یہ تجویز بھی ایک جگہ سے آئی تھی، لوگ بھی مختلف تجویزیں دیتے رہتے ہیں کہ دنیا بھر کے مسلمان وکلاء جو ہیں یہ اکٹھے ہو کر پٹیشن (Petition) کریں۔ کاش کہ مسلمان وکلاء جو بین الاقوامی مقام رکھتے ہیں اس بارے میں سوچیں، اس کے امکانات پر یا ممکنات پر غور کریں کہ ہو بھی سکتا ہے کہ نہیں یا کوئی اَور راستہ نکالیں۔ کب تک ایسی بیہودگی کو ہوتا دیکھتے رہیں گے اور اپنے ملکوں میں احتجاج اور توڑ پھوڑ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ اس کا اس مغربی دنیا پر تو کوئی اثر نہیں ہو گا یا اُن بنانے والوں پر تو کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اگر ان ملکوں میں معصوموں پر حملہ کریں گے یا تھریٹ (Threat) دیں گے یا مارنے کی کوشش کریں گے یا ایمبیسیز پر حملہ کریں گے تو یہ تو (دینِ حق) کی تعلیم کے خلاف ہے۔ (دینِ حق) اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ اس صورت میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر خود اعتراض لگوانے کے مواقع پیدا کر دیں گے۔

پس شدت پسندی اس کا جواب نہیں ہے۔ اس کا جواب وہی ہے جو مَیں بتا آیا ہوں کہ اپنے اعمال کی اصلاح اور اُس نبی پر دُرود و سلام جو انسانیت کا نجات دہندہ ہے اور دنیاوی کوششوں کیلئے مسلمان ممالک کا ایک ہونا۔ مغربی ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں کو اپنے ووٹ کی طاقت منوانا۔ بہرحال

افرادِ جماعت جہاں جہاں بھی ہیں، اس نہج پر کام کریں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی اس طریق پر چلانے کی کوشش کریں کہ اپنی طاقت، ووٹ کی طاقت جو ان ملکوں میں ہے وہ منواؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں کو بھی دنیا کے سامنے خوبصورت رنگ میں پیش کریں۔

## آنحضرت ﷺ کے صبر، حوصلے اور برداشت کے واقعات کی دنیا میں مثال نہیں مل سکتی

آج یہ لوگ آزادئ اظہار کا شور مچاتے ہیں۔ شور مچاتے ہیں کہ (دینِ حق) میں تو آزادئ رائے اور بولنے کا اختیار ہی نہیں ہے اور مثالیں آجکل کی مسلمان دنیا کی دیتے ہیں کہ مسلمان ممالک میں وہاں کے لوگوں کو، شہریوں کو آزادی نہیں ملتی۔ اگر نہیں ملتی تو اُن ملکوں کی بدقسمتی ہے کہ اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے۔ اسلامی تعلیم کا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمیں تو تاریخ میں لوگوں کے بے دھڑک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہونے بلکہ ادب و احترام کو پامال کرنے اور اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر اور حوصلے اور برداشت کے ایسے ایسے واقعات ملتے ہیں کہ دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ میں چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ گو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جُودوسخا کے واقعات میں بیان کیا جاتا ہے لیکن یہی واقعات جو ہیں ان میں بیبا کی کی حد کا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوصلہ کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

حضرت جبیرؓ بن مطعم کی یہ روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ آپ حنین سے آرہے تھے کہ بدوی لوگ آپ سے لپٹ گئے۔ وہ آپ سے مانگتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو ببول کے ایک درخت کی طرف ہٹنے کے لئے مجبور کر دیا جس کے کانٹوں میں آپ کی چادر اٹک گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور آپ نے فرمایا میری چادر مجھے دے دو۔ اگر میرے پاس ان جنگلی درختوں کی تعداد کے برابر اونٹ ہوتے تو مَیں اُنہیں تم میں بانٹ دیتا اور پھر تم مجھے بخیل نہ پاتے اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔

(صحیح البخاری کتاب فرض الخمس باب ما کان النبی ﷺ یعطی المؤلفۃ قلوبھم وغیرھم...... حدیث نمبر 3148)

پھر ایک روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھا اور آپ نے ایک موٹے کنارے والی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ ایک بدّو نے اس چادر کو اتنے زور سے کھینچا کہ اس کے کناروں کے نشان آپ کی گردن پر پڑ گئے۔ پھر اُس نے کہا: اے محمد! (ﷺ) اللہ کے اس مال میں سے جو اس نے آپ کو عنایت فرمایا ہے، میرے ان دو اونٹوں پر لاد دیں کیونکہ آپ مجھے نہ تو اپنے مال میں سے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیں گے۔ پہلے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر فرمایا۔ **اَلْمَالُ مَالُ اللّٰہِ وَاَنَا عَبْدُہٗ** کہ مال تو اللہ ہی کا ہے اور میں اُس کا بندہ ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ مجھے جو تکلیف پہنچائی ہے اس کا بدلہ تم سے لیا جائے گا۔ اُس بدو نے کہا، نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم سے بدلہ کیوں نہیں لیا جائے گا؟ اُس بدو نے کہا اس لئے کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے ایک اونٹ پر جَو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دی جائیں۔

(الشفاء لقاضی عیاض جزء اول الباب الثانی فی تکمیل اللہ ...... الفصل واما الحلم صفحہ 74 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

تو یہ ہے وہ صبر و برداشت کا مقام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور جو اپنوں سے نہیں دشمنوں سے بھی تھا۔ یہ ہیں وہ

اعلیٰ اخلاق ان میں جو دوسخا بھی ہے اور صبر و برداشت بھی اور وسعتِ حوصلہ کا اظہار بھی ہے۔ یہ اعتراض کرنے والے جاہل بغیر علم کے اُٹھتے ہیں اور اُس رحمۃ للعالمین پر اعتراض کر دیتے ہیں کہ انہوں نے یہ سختی کی تھی اور فلاں تھا اور فلاں تھا۔

## علمی لحاظ سے بالکل جاہل پادری

پھر قرآن کریم پر اعتراض ہے۔ یہ بھی سنا ہے کہ اس فلم میں لگایا گیا ہے۔ مَیں نے دیکھی تو نہیں، لیکن مَیں نے یہ لوگوں سے سنا ہے کہ یہ قرآنِ کریم بھی حضرت خدیجہ کے جو چچا زاد بھائی تھے، ورقہ بن نوفل، جن کے پاس حضرت خدیجہ آپ کو پہلی وحی کے بعد لے کر گئی تھیں انہوں نے لکھ کر دیا تھا۔ کفار تو آپ کی زندگی میں بھی یہ اعتراض کرتے رہے کہ یہ قرآن جو تم قسطوں میں اتار رہے ہو اگر یہ اللہ کا کلام ہے تو یکدم کیوں نہیں اُترا؟ لیکن یہ بیچارے بالکل ہی بے علم ہیں بلکہ تاریخ سے بھی نابلد۔ بہرحال جو بنانے والے ہیں وہ تو ایسے ہی ہیں لیکن دو پادری جو اُن میں شامل ہیں جو اپنے آپ کو علمی سمجھتے ہیں وہ بھی علمی لحاظ سے بالکل جاہل ہیں۔ ورقہ بن نوفل نے تو یہ کہا تھا کہ کاش میں اُس وقت زندہ ہوتا جب تجھے تیری قوم وطن سے نکالے گی اور کچھ عرصے بعد اُن کی وفات بھی ہوگئی۔

(صحیح البخاری کتاب بدء الوحی باب 3 حدیث نمبر 3)

پھر یہ جو پادری ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا تاریخ اور حقائق سے بالکل ہی نابلد ہیں۔ جو مستشرقین ہیں وہ قرآن کے بارے میں اس بحث میں ہمیشہ پڑے رہے کہ یہ سورۃ کہاں اُتری اور وہ سورۃ کہاں اُتری۔ مدینہ میں نازل ہوئی یا مکہ میں؟ اس بات پر بھی بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اُس نے لکھ کر دے دیا تھا اور قرآنِ کریم کا تو اپنا چیلنج ہے کہ اگر سمجھتے ہو کہ لکھ کر دے دیا تو پھر اس جیسی ایک سورۃ ہی لاکر دکھاؤ۔

**پھر جذبات کے احترام کا سوال پیدا ہوتا ہے تو اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی نہیں۔ باوجود اس علم کے کہ آپ سب نبیوں سے افضل ہیں، یہودی کے جذبات کے احترام کیلئے آپ فرماتے ہیں کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔**

(بخاری کتاب فی الخصومات باب مایذکر فی الاشخاص والخصومۃ حدیث نمبر 2411)

غرباء کے جذبات کا خیال ہے اور اُن کے مقام کی اس طرح آپ نے عزت فرمائی کہ ایک دفعہ آپ کے ایک صحابی جو مالدار تھے وہ دوسرے لوگوں پر اپنی فضیلت ظاہر کر رہے تھے۔ رسولِ کریم ﷺ نے یہ بات سن کر فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہاری یہ قوت اور طاقت اور تمہارا یہ مال تمہیں اپنے زورِ بازو سے ملے ہیں؟ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ تمہاری قومی طاقت اور مال کی طاقت سب غرباء ہی کے ذریعہ سے آتے ہیں۔

(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب، حدیث 2896)

آزادی کے یہ دعویدار، آج غرباء کے حقوق قائم کرتے ہیں۔ اُن کے حقوق کے تحفظ کیلئے کوشش کرتے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ کہہ کر یہ حقوق قائم فرما دیئے کہ مزدور کی مزدوری اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الرھون باب اجر الاُجراء حدیث نمبر 2443)

پس یہ اُس محسنِ انسانیت کا کہاں کہاں مقابلہ کریں گے۔ بیشمار واقعات ہیں۔ ہر پہلو خُلق کا آپ لے لیں، اس کے اعلیٰ نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آئیں گے۔ پھر اور نہیں تو یہی الزام لگا دیا کہ نعوذ باللہ آپ کو عورتیں بڑی پسند تھیں۔ شادیوں پر اعتراض کیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا ردّ بھی فرمایا۔ اسے پتہ تھا کہ ایسے واقعات ہونے ہیں، ایسے سوال اُٹھنے ہیں تو وہ ایسے حالات پیدا کر دیتا تھا کہ اُن باتوں کا ردّ بھی سامنے آ گیا۔

اسماء بنت نعمان بن ابی جَون کے بارے میں آتا ہے کہ عرب کی خوبصورت عورتوں میں سے تھیں۔ وہ جب مدینہ آئی ہیں تو عورتوں نے انہیں وہاں جا کر دیکھا تو سب نے تعریف کی کہ ایسی خوبصورت عورت ہم نے زندگی میں نہیں دیکھی۔ اُس کے باپ کی خواہش پر آپ نے اُس سے پانچ صد درہم حق مہر پر نکاح کرلیا۔ جب آپ اُس کے پاس گئے تو اُس نے کہا کہ مَیں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ تم نے ایک بہت عظیم پناہ گاہ کی پناہ طلب کی ہے اور باہر آگئے اور اپنے ایک صحابی ابواُسید کو فرمایا کہ اس کو اس کے گھر والوں کے پاس چھوڑ آؤ۔ اور پھر یہ بھی تاریخ میں ہے کہ اس شادی پر اُس کے گھر والے بڑے خوش تھے کہ ہماری بیٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئی لیکن واپس آنے پر وہ سخت ناراض ہوئے اور اُسے بہت برا بھلا کہا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء 8 صفحہ 319-318 ذکر من تزوج رسول اللہ ﷺ / اسماء بنت النعمان۔ داراحیاء التراث العربی بیروت 1996)

تو یہ وہ عظیم ہستی ہے جس پر گھناؤنے الزام عورت کے حوالے سے لگائے جاتے ہیں۔ جس کا بیویاں کرنا بھی اس لئے تھا کہ خدا تعالیٰ کا حکم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو لکھا ہے اگر بیویاں نہ ہوتیں، اولاد نہ ہوتی اور جو اولاد کی وجہ سے ابتلا آئے اور جن کا جس طرح اظہار کیا اور پھر جس طرح بیویوں سے حسنِ سلوک ہے، خُلق ہے، یہ کس طرح قائم ہو، اس کے نمونے کس طرح قائم ہو کے ہمیں پتہ چلتے۔ ہر عمل آپ کا خدا کی رضا کے لئے ہوتا تھا۔

(ماخوذ از چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ نمبر 300)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں الزام ہے کہ وہ بہت لاڈلی تھیں اور پھر عمر کے حساب سے بھی بڑی غلط باتیں کی جاتی ہیں۔ لیکن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ یہ فرماتے ہیں کہ بعض راتوں میں مَیں ساری رات اپنے خدا کی عبادت کرنا چاہتا ہوں جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔

(الدر المنثور لامام السیوطی تفسیر سورۃ الدخان زیر آیت 4 جلد 7 صفحہ 350 داراحیاء التراث العربی بیروت 2001ء)

پس جن کے دماغوں میں غلاظتیں بھری ہوئی ہوں انہوں نے یہ الزام لگانے ہیں اور لگاتے رہے ہیں، آئندہ بھی شاید وہ ایسی حرکتیں کرتے رہیں، جیسے کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے جہنم کو بھرتا رہے گا۔ پس ان لوگوں کو اور ان کی حمایت کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے پیاروں کے لئے بڑی غیرت رکھتا ہے۔

(ماخوذ از تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ نمبر 378)

اس زمانے میں اُس نے اپنے مسیح و مہدی کو بھیج کر دنیا کو اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لیکن اگر وہ استہزاء اور ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ بھی بڑی سخت ہے۔ دنیا کے ہر خطّے پر آجکل قدرتی آفات آرہی ہیں۔ ہر طرف تباہی ہے۔ امریکہ میں بھی طوفان آرہے ہیں اور پہلے سے بڑھ کر آرہے ہیں۔ معاشی بدحالی بڑھ رہی ہے۔ گلوبل وارمنگ کی وجہ سے آبادیوں کو پانی میں ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ ان خطرات میں گھری ہوئی ہیں۔ پس ان حد سے بڑھے ہوؤں کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پھیرنے کی ضرورت ہے۔ ان سب باتوں کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پھیرنے والا ہونا چاہئے نہ یہ کہ اس قسم کی بیہودہ گوئیوں کی طرف وہ توجہ دیں۔ لیکن بدقسمتی سے اس کے الٹ ہو رہا ہے۔ حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ زمانے کا امام تنبیہ کر چکا ہے، کھل کر بتا چکا ہے کہ دنیا نے اگر اُس کی آواز پر کان نہ دھرے تو ان کا ہر قدم دنیا کو تباہی کی طرف لے جانے والا بنائے گا۔

# توبہ کرنے والے امان پائیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام جو بار بار دہرانے والا پیغام ہے، اکثر پیش ہوتا ہے، آج پھر مَیں پیش کر دیتا ہوں۔ فرمایا کہ:

''یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خُون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اَور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں اُن کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اَور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی، کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمّت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو اِن بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدّت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا. (بنی اسرائیل:16)

اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم اِن زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے...... اے یورپ! تُو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا! تُو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدّت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی اَمان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے......''۔ فرمایا ''نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ نمبر 269-268)

**اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی عقل دے۔ مکروہ اور ظالمانہ کاموں کے کرنے سے بچیں**

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی عقل دے۔ مکروہ اور ظالمانہ کاموں کے کرنے سے بچیں۔ اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔''

(خطبہ جمعہ 21 ستمبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 12 تا 18 اکتوبر 2012ء)

## جس کو سب سرکارِ دو عالم کہیں

(مکرم چوہدری محمد علی صاحب مضطر)

آؤ حسنِ یار کی باتیں کریں
یار کی ، دلدار کی باتیں کریں

اک مجسّم خُلق کے قصّے کہیں
احمدِؐ مختار کی باتیں کریں

جس کو سب سرکارِ دو عالمؐ کہیں
ہم اسی سرکار کی باتیں کریں

اک گلِ خوبی کا چھیڑیں تذکرہ
حسنِ خوشبودار کی باتیں کریں

غم غلط ہو جائیں سب کونین کے
جب بھی اس غمخوار کی باتیں کریں

جس کی ستّاری پہ دل قربان ہے
ہم اسی ستّار کی باتیں کریں

حسن سے حسنِ طلب کی داد لیں
عشق کی، تکرار کی باتیں کریں

پھر بہار آئی ہے اک مدّت کے بعد
پھر گل و گلزار کی باتیں کریں

غیر کو جلنے دیں اس کی آگ میں
مسکرائیں ، پیار کی باتیں کریں

صبح ہونے کو ہے مضطرؔ! آئیے
مطلعِ انوار کی باتیں کریں

(اشکوں کے چراغ صفحہ 3)

## ’’سیرت النبی ﷺ‘‘ پر سیمینارز کا انعقاد

(مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ خطبات پر لبیک ہوئے ہوئے سیرۃ النبی ﷺ کو عام کرنے کیلئے مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت MTA کے تعاون سے 15 روزہ سیمینارز کا پروگرام ترتیب دے کر اس کا بابرکت آغاز کیا گیا ہے۔ اس سلسلے کا پہلا پروگرام 10/ اکتوبر 5 بجے شام ایوان ناصر انصاراللہ میں ہوا۔ جس کی صدارت محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور منظوم کلام کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ’’حضرت خاتم الانبیا ﷺ کا مقام محمود‘‘ پر لیکچر دیا جس میں گستاخانہ فلم میں نبی کریم ﷺ کی پہلی وحی پر اعتراضات کے جواب دینے کے ساتھ حضور ﷺ کے بلند مقام کا تذکرہ کیا گیا۔ یہ لیکچر پون گھنٹے جاری رہا۔ بعدہ تمام احباب کی تواضع کی گئی اور نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ سیمینار میں بزرگان سلسلہ، طلبہ جامعہ اور محلّہ جات سے مختلف احباب کو مدعو کیا گیا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور مکرم سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب بھی اس سیمینار میں تشریف لائے۔ حاضری 270 رہی۔

☆اس سلسلے کا دوسرا پروگرام 24/ اکتوبر 5 بجے شام ایوان ناصر انصاراللہ میں ہوا جس کی صدارت محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔ تلاوت ونعت کے بعد محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب نے آنحضرت ﷺ کا مقام بیان کرتے ہوئے نجات اور شفاعت کے فلسفہ پر حضرت مسیح موعودؑ کا ریویو آف ریلیجنز سے نہایت لطیف مضمون پڑھ کر سنایا جس میں آنحضرت ﷺ کے انتہائی مقام اور دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ کی نہایت عمدہ وضاحت ہے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پروگرام کے آخر میں دُعا کروائی۔ بعدہ مدعووین کی تواضع کی گئی۔ نماز مغرب وعشاء کی ادا کی گئیں۔ سیمینار میں بزرگان سلسلہ، اساتذہ وطلبہ جامعہ اور محلّہ جات سے چنیدہ نمائندوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ حاضری 220 رہی۔

# سیدالانبیاء ﷺ اور تعدّد ازدواج

- تعدد ازدواج کی حکمت اور حضور ﷺ کا مثالی نمونہ
- دیگر مذاہب اور تعدّد ازدواج

(مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

قانون فطرت اور انسان کے معاشرتی حالات کے پیش نظر تعدد ازدواج ایک اہم ضرورت ہے۔ اسلام جو دین فطرت ہے اس نے اس انسانی ضرورت کو بھی نظرانداز نہیں کیا۔ اور حسب حالات وضرورت ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چار بیویوں کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ اگر اسلام سے قبل کسی کی چار سے زائد بیویاں تک تھیں بھی تو قبول اسلام کے بعد اسے صرف چار بیویاں رکھنے کی اجازت دی گئی۔ اس طرح سے پہلے کثرت ازواج کی جو بے اعتدالی تھی اسلام نے اسے چار تک محدود کیا اور ان میں برابری اور انصاف کی شرط کا حکم دیکر اعتدال قائم کیا۔ تاہم اگر کوئی شخص ایک سے زائد بیویوں میں عدل ومساوات قائم نہ رکھ سکتا ہو تو اسے ایک بیوی پر ہی اکتفا کرنیکی ہدایت ہے جیسا کہ فرمایا:

عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔ لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کرسکو گے تو پھر صرف ایک (کافی ہے) یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ (طریق) قریب تر ہے کہ تم نا انصافی سے بچو۔ (النساء:4)

دیگر مذاہب کی موجودہ ناقص اور محرّف ومبدّل تعلیم میں انسان کی اس فطری ضرورت کا کوئی مداوا نہیں۔ اگرچہ بائبل کے بیان کے مطابق بعض بزرگ انبیاء نے بھی اس فطری تقاضا کے تحت ایک سے زائد بیویاں کیں۔

## دیگر مذاہب اور تعدّد ازدواج

ابوالانبیاء حضرت براہیمؑ کی تین بیویاں ثابت ہیں۔
(پیدائش باب16 آیت1، 3۔ باب25 آیت1)

حضرت یعقوبؑ کی بھی دو بیویاں لیاہ اور راخل تھیں۔
(پیدائش باب29 آیات14۔30)

یہودی مذہب کے بانی حضرت موسیٰؑ کی بھی دو بیویوں کا ذکر ملتا ہے۔ (گنتی1/12۔ خروج باب2/15,16)

عہد نامہ قدیم میں حضرت داؤدؑ کی سات بیویوں کا بیان موجود ہے۔ (تواریخ1 باب3)

نیز لکھا ہے کہ اس زمانہ میں بنی اسرائیل میں تعدد ازواج کا تصور موجود تھا۔

(ancienthistory.about.com/od/biblepeople?a/020811-cw-King-Davids-wives.htm)

حضرت سلیمانؑ کے حرم میں سات سو بیویاں اور تین سو کنیزیں تھیں۔ (1۔ سلاطین باب11 آیات1 تا3)

نئے عہد نامہ میں بھی محض پاسبان اور کلیسیا کے نگہبان کیلئے ایک بیوی کی شرط ہے۔ جبکہ عام عیسائیوں کیلئے کسی پابندی کا صریحاً ذکر نہیں۔ یہی حال دیگر مذاہب کا ہے۔ بہرحال ان مذاہب کی تعلیم میں یہ سہولت موجود نہ ہونے کی وجہ سے یہودی، عیسائی، ہندو وغیرہ بے راہ روی اور بدکاری کے مختلف طریق کے ذریعہ تسکین پانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان میں

کوئی بھی ایک شادی پر قانع ہونے کیلئے تیار نہیں ہوتا اور اپنی بیویوں کے حقوق غصب کرتے ہوئے ناجائز تعلقات استوار کرنے کا رجحان مسلسل بڑھ رہا ہے۔ جبکہ اسلام فطرت کے مطابق جائز طور پر جملہ حقوق اور عدل وانصاف کے ساتھ حسب ضرورت ایک سے زائد شادیوں کی یہ اجازت دیتا ہے۔

## تعدّد ازواج کی حکمتیں

سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ اسباب نہیں اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے نشان پیٹھ پر لگے ہیں تب عمرؓ کو یہ حال دیکھ کر رونا آ گیا۔ آپؐ نے فرمایا اے عمر تو کیوں روتا ہے؟ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ آپ کی تکالیف کو دیکھ کر مجھے رونا آ گیا۔ قیصر اور کسریٰ جو کافر ہیں آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ ان تکالیف میں بسر کرتے ہیں۔ تب آنجناب ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اِس دُنیا سے کیا کام! میری مثال اُس سوار کی ہے کہ جو شدّت گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جا رہا ہے اور جب دوپہر کی شدت نے اُس کو سخت تکلیف دی تو وہ اسی سواری کی حالت میں دم لینے کیلئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھہر گیا اور پھر چند منٹ کے بعد اُسی گرمی میں اپنی راہ لی۔ اور آپ ﷺ کی بیویاں بھی بجز حضرت عائشہؓ کے سب سن رسیدہ تھیں بعض کی عمر ساٹھ برس تک پہنچ چکی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا تعدّد ازواج سے یہی اہم اور مقدم مقصود تھا کہ عورتوں میں مقاصد دین شائع کئے جائیں اور اپنی صحبت میں رکھ کر علم دین اُن کو سکھایا جائے تا وہ دوسری عورتوں کو اپنے نمونہ اور تعلیم سے ہدایت دے سکیں۔''

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 299، 300)

بحیثیت ایک مذہبی راہنما اور لیڈر رسول کریم ﷺ کی شادیوں کے کچھ دیگر اغراض بھی تھے۔ مثلاً یہ کہ آپ ﷺ کے عملی نمونہ کے ذریعے عربوں کی جاہلانہ رسومات کا خاتمہ ہو۔ جیسے حضرت زینبؓ بنت جحش سے نکاح کے ذریعے متبنّیٰ کی رسم کا خاتمہ ہوا۔ دوسرا بڑا مقصد مسلمان عورتوں کی تعلیم و تربیت تھی۔ چونکہ آنحضرت ﷺ کے ذریعے ایک نئے قانون اور تہذیب وتمدن کی بنیاد پڑنی تھی۔ اس لئے چار بیویوں تک جو حد بندی عام مسلمانوں کیلئے کی گئی آپ ﷺ کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ جیسا کہ سورہ احزاب کی آیت 51 میں اسکا ذکر ہے۔

اگر نبی کریم ﷺ کی شادیاں نفسانی اغراض کی خاطر ہوتیں تو آنحضرت ﷺ ادھیڑ عمر، بیوہ اور مطلقہ عورتوں سے نکاح نہ کرتے۔ رسول اللہ تعالیٰ نے جو شادیاں کیں ان میں دیگر مصالح کے علاوہ ایک اہم مصلحت بیوگان کے لئے سہارا مہیا کرنا بھی تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نو خواتین سے بیوہ ہونے کی حالت میں نکاح کیا۔ پہلی شادی حضرت خدیجہؓ سے بھی بیوگی کی حالت میں ہوئی۔

امّ المومنین حضرت سودہؓ کے شوہر سکرانؓ اور حضرت ام حبیبہؓ کے شوہر عبیداللہ بن جحش بھی ہجرت حبشہ کے دوران وفات پا گئے اور وہ بیوہ ہوئیں تو ان سے رسول اللہؐ نے نکاح فرمایا۔

تیسری زوجہ امّ المومنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہ غزوۂ بدر میں اپنے شوہر عبیدہؓ کی شہادت کے بعد بیوہ ہوئیں تو ان سے آپ ﷺ کا نکاح ہوا۔ یہی صورت حضرت امّ سلمہؓ اور حضرت حفصہؓ سے نکاح کی تھی۔ چوتھی زوجہ حضرت ام سلمہؓ تھیں۔ جن کے شوہر حضرت ابوسلمہؓ کے احد میں زخمی

ہونے کے بعد ان کی شہادت پر ان سے نکاح کر کے قومی ضرورت کے تقاضے پورے کئے۔ جو عمر کی اس حد کو پہنچ چکی تھیں کے اولاد پیدا نہیں کر سکتی تھیں جسکا انھوں نے عذر بھی کیا۔ (مسند احمد جلد 6 ص 307)

پانچویں زوجہ حضرت حفصہ تھیں جن کے شوہر حضرت خنیسؓ بن حذافہ نے احد میں زخمی ہونے کے بعد مدینہ میں وفات پائی۔ رسول اللہؐ نے اپنے عزیز صحابی کی بیوہ اور حضرت عمرؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ کو عقد میں لے کر ان کی پریشانی بھی دور فرمائی۔ (بخاری کتاب النکاح باب عرض الانسان ابنتہ)

چھٹی زوجہ امّ المومنین حضرت میمونہؓ حضرت عباسؓ کی نسبتی بہن تھیں۔ انہوں نے ہی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کی بیوگی کا ذکر کر کے شادی کی پیشکش کی جسے آپ نے قبول فرمایا۔ اسکے علاوہ اگرچہ حضرت جویریہؓ، حضرت صفیہؓ اور حضرت ریحانہ بھی بیوگی کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے عقد میں آئیں لیکن ان کے ساتھ عقد کی وجوہات دیگر قومی مصالح رکھتی تھیں۔

فتح خیبر کے موقع پر یہود کی شہزادی حضرت صفیہؓ سے آپ ﷺ کے عقد کی وجہ یہود سے تالیف قلبی تھی کہ یہ بات انہیں اسلام کے قریب لانے کا ایک ذریعہ بن سکتی ہے۔ حضورؐ نے قومی مفاد میں اپنے اصحاب کا یہ مشورہ قبول کرتے ہوئے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر کے اپنے حرم میں شامل فرمایا۔ اور غلامی سے آزادی کو ان کا حق مہر قرار دیا۔

(مسلم کتاب النکاح باب فضیلۃ اعتاقہ امۃ)

اسی طرح سردار مکہ ابوسفیان کی بیٹی حضرت امّ حبیبہؓ اور بنو مصطلق کے سردار حارث کی بیٹی حضرت جویریہؓ اور مصر کی شہزادی حضرت ماریہ قبطیہؓ کے ساتھ عقد ہوا تھا۔ اسی دستور کے مطابق قدیم زمانے سے شادیوں کا رواج تھا۔ بائبل کے مطابق حضرت سلیمانؑ نے بھی اس مقصد کی خاطر فرعون مصر کی بیٹی سے شادی کی تھی جس کے باعث اسرائیل کو مصر سے حملہ کا خطرہ نہ رہا۔

(سلاطین 1/3، وکتاب مقدس مطالعاتی اشاعت ص 603 بائبل سوسائٹی لاہور پاکستان 2010ء)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ رسول کریم ﷺ کی کوئی بہت پیاری اور خوبصورت سی بات سنائیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ان کی تو ہر ادا ہی پیاری تھی۔ ایک رات میرے ہاں باری تھی۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور میرے ساتھ بستر میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کا بدن میرے بدن سے چھونے لگا۔ پھر فرمانے لگے اے عائشہؓ! کیا آج کی رات مجھے اپنے رب کی عبادت میں گزارنے کی اجازت دو گی۔ میں نے کہا مجھے تو آپ کی خواہش عزیز ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آپ ﷺ اٹھے، مشکیزہ سے وضو کیا، اور نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھنے لگے۔ پھر رونے لگے یہاں تک کہ آپ کا دامن آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے دائیں پہلو سے ٹیک لگائی۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر کچھ توقف کیا۔ پھر رونے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آنسوؤں سے فرشِ زمین بھیگ گیا۔ صبح بلالؓ نماز کی اطلاع کرنے آئے تو آپ کو روتے پایا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ بھی روتے ہیں؟ حالانکہ اللہ نے آپ کو بخش دیا فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

## مستشرقین کی منصفانہ آراء

یہ وہ حقائق ہیں جنکو محقق مستشرقین کیلئے بھی قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ چنانچہ مسٹر مارگولیس بھی جن کی آنکھ عموماً ہر سیدھی بات کو الٹا دیکھنے کی عادی ہے آنحضرتؐ کے تعدد

ازدواج کے بارہ میں حقیقت کے اعتراف پر مجبور ہوتے ہیں۔ وہ اپنی کتاب ’’محمد‘‘ میں لکھتے ہیں۔

’’محمد (ﷺ) کی بہت سی شادیاں جو خدیجہؓ کے بعد وقوع میں آئیں بیشتر یورپین مصنفین کی نظر میں نفسانی خواہشات پر مبنی قرار دی گئی ہیں۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زیادہ تر اس جذبہ پر مبنی نہیں تھیں۔ محمد (ﷺ) کی بہت سی شادیاں قومی اور سیاسی اغراض کے ماتحت تھیں کیونکہ محمد (ﷺ) یہ چاہتے تھے کہ اپنے خاص خاص صحابیوں کو شادیوں کے ذریعے سے اپنی ذات کے ساتھ محبت کے تعلقات میں زیادہ پیوست کرلیں۔ ابوبکر وعمر کی لڑکیوں کی شادیاں یقیناً اسی خیال کے ماتحت کی گئی تھیں۔ اسی طرح سربرآوردہ دشمنوں اور مفتوح رئیسوں کی لڑکیوں کے ساتھ بھی محمد (ﷺ) کی شادیاں سیاسی اغراض کے ماتحت وقوع میں آئی تھیں۔‘‘ (مارگولیس ص 176،177)

ایک سابق عیسائی راہبہ پروفیسر کیرن آرمسٹرانگ نے تعدّد ازدواج پر اہل مغرب کا جنس پرستی کا اعتراض ردّ کرتے ہوئے اپنی کتاب محمد (ﷺ) میں لکھا:

اگر تعدّد ازدواج کو اس کے پس منظر میں دیکھا جائے تو یہ ہرگز لڑکوں کی تسکین جنس کے سامان کے طور پر ایجاد نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ یہ معاشرتی قانون سازی کا ایک حصّہ تھا۔ یتیم لڑکیوں کا مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آغاز سے ہی درپیش تھا لیکن جنگ احد میں کئی مسلمانوں کی شہادت نے اس میں اضافہ کردیا تھا۔ شہید ہونے والوں نے محض بیوگان ہی پیچھے نہیں چھوڑیں بلکہ بیٹیاں بہنیں اور دیگر رشتہ دار بھی تھے جو نئے سہاروں کے متقاضی تھے۔ کیونکہ ان کے نئے نگران ان یتامیٰ کی جائیدادوں کی انتظام وانصرام کے قابل نہ تھے۔ بعض جائداد روکنے کی خاطر ان لڑکیوں کی شادی اس لئے نہ کرتے تھے اور ایک مرد کے لئے اپنے زیر کفالت عورتوں سے شادی کرنا کوئی غیر معمولی بات نہ تھی جس کے ذریعہ وہ ان کی جائداد بھی اپنے قبضہ میں کرلیں۔

(Muhammad A Biography of Prophet by Karen Armstrong p:180)

اطالوی مستشرقہ ڈاکٹر لاراولیسیا وگلیری تعدد ازدواج کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

’’اسلام کے دشمنوں نے آپ کی شادیوں سے آپ میں ایک کمزور کردار اور اپنے مشن سے غیر مخلص ثابت کرنے کی کوشش کرکے آپ کو ایک عیاش طبع اور آوارہ آدمی کی صورت میں پیش کرنے کیلئے پورا زور لگایا۔ انہوں نے اس حقیقت کو مدنظر نہ رکھا کہ آپ نے زندگی کے اس دور میں جبکہ قدرتی طور پر جنسی خواہشات زور آور ہوتی ہیں صرف ایک ہی عورت سے شادی کی، باوجود یہ کہ آپ عربوں کے اس معاشرے کے مکین تھے جہاں نظام ازدواجیت نہ ہونے کے برابر تھا۔ جہاں تعدد ازدواج ایک رواج تھا اور جہاں علیحدگی نہایت آسان تھی۔ خدیجہ جو خود آپ سے کافی عمر رسیدہ تھیں اور آپ 25 سال تک ان کے وفا شعار اور محبوب رفیق حیات رہے۔ صرف اس وقت جب خدیجہؓ کی وفات ہوگئی اور آپ 50 سال کے ہوگئے آپ نے دوبارہ کئی شادیاں کیں۔ ہر شادی کسی معاشرتی یا سیاسی مقصد کیلئے تھی۔ آپ اپنی ازواج کے ذریعہ سے پرہیزگار عورتوں کو عزت دینا چاہتے تھے یا دوسرے قبائل سے شادیوں کے ذریعے سے تعلقات استوار کرنا چاہتے تھے تاکہ اسلام کی تبلیغ میں زیادہ سے زیادہ راہ ہموار ہو۔ سوائے حضرت عائشہؓ کے آپ نے ایسی عورتوں سے نکاح کیا جو نہ تو کنواری تھیں نہ جوان اور نہ ہی غیر معمولی خوبصورت۔ کیا یہی عیاشی ہوتی ہے؟‘‘

(Vaglieri, Laura Veccia:An Interpretation of Islam,1957, p 67,68 )

## بائبل کے رو سے تعدّدِ نکاح قولاً و عملاً ثابت ہے

تعدّد ازدواج کے بارہ میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

’’یہ کیسی بے انصافی ہے کہ جن لوگوں کے مقدس اور پاک نبیوں نے سینکڑوں بیویاں ایک ہی وقت میں رکھی ہیں وہ دو یا تین بیویاں کا جمع کرنا ایک کبیرہ گناہ سمجھتے ہیں بلکہ اس فعل کو زنا حرامکاری خیال کرتے ہیں۔ کسی خاندان کا سلسلہ صرف ایک ایک بیوی سے ہمیشہ کیلئے جاری نہیں رہ سکتا بلکہ کسی نہ کسی فرد سلسلہ میں یہ دقت آ پڑتی ہے کہ ایک جورو عقیمہ اور نا قابل اولاد نکلتی ہے۔ اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ دراصل بنی آدم کی نسل ازدواج مکرر سے ہی قائم و دائم چلی آتی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ بیوی کرنا منع ہوتا تو اب تک نوع انسان قریب قریب خاتمہ کے پہنچ جاتی۔ تحقیق سے ظاہر ہوگا کہ اس مبارک اور مفید طریق نے انسان کی کہاں تک حفاظت کی ہے اور کیسے اس نے اجڑے ہوئے گھروں کو بیک دفعہ آباد کر دیا ہے اور انسان کے تقویٰ کیلئے یہ فعل کیسا زبردست ممد و معین ہے...... جو لوگ قوی الطاقت اور متقی اور پارسا طبع ہیں ان کیلئے یہ طریق نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے بعض (دین حق) کے مخالف نفس امارہ کی پیروی سے سب کچھ کرتے ہیں مگر اس پاک طریق سے سخت نفرت رکھتے ہیں کیونکہ بوجہ اندرونی بے قیدی کے جوان میں پھیل رہی ہے ان کو اس پاک طریق کی کچھ پروا اور حاجت نہیں۔ اس مقام میں عیسائیوں پر سب سے بڑھ کر افسوس ہے کیونکہ وہ اپنے مسلّم النبوّت انبیاء کے حالات سے آنکھ بند کر کے مسلمانوں پر ناحق دانت پیسے جاتے ہیں۔...... جاننا چاہئے کہ بائبل کے رو سے تعدد نکاح نہ صرف قولاً ثابت ہے بلکہ بنی اسرائیل کے اکثر نبیوں نے جن میں حضرت مسیح کے دادا صاحب بھی شامل ہیں عملاً اس فعل کے جواز بلکہ استحباب پر مہر لگا دی ہے۔ اے ناخدا ترس عیسائیو؟ اگر ملہم کیلئے ایک ہی جورو ہونا ضروری ہے تو پھر کیا تم داؤد جیسے راست باز نبی کو نبی اللہ نہیں مانو گے یا سلیمان جیسے مقبول الٰہی کو ملہم ہونے سے خارج کر دو گے۔ کیا بقول تمہارے یہ دائمی فعل ان انبیاء کا جنکے دلوں پر گویا ہر دم الہام الٰہی کی تار لگی ہوئی تھی اور ہر آن خوشنودی یا ناخوشنودی کی تفصیل کے بارے میں احکام وارد ہو رہے تھے ایک دائمی گناہ نہیں ہے جس سے وہ اخیر عمر تک باز نہ آئے اور خدا اور اسکے حکموں کی کچھ پروانہ کی۔ وہ غیرت مند اور نہایت درجہ کا غیور خدا جس نے نافرمانی کی وجہ سے ثمود اور عاد کو ہلاک کیا۔ لوط کی قوم پر پتھر برسائے۔ فرعون کو معہ تمام شریر جماعت کے ہولناک طوفان میں غرق کر دیا۔ کیا اس کی شان اور غیرت کے لائق ہے کہ اس نے ابراہیمؑ اور یعقوبؑ اور موسیٰ اور داؤدؑ اور سلیمانؑ اور دوسرے کئی انبیاء کو بہت سی بیویوں کے کرنے کی وجہ سے تمام عمر نافرمان پا کر اور پکے سرکش دیکھ کر پھر ان پر عذاب نازل نہ کیا بلکہ انہیں سے زیادہ تر دوستی اور محبت کی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 281 تا 284)

## کیا اپنی ازواج سے محبت رکھنا محلِ نظر ہے؟

سیدنا حضرت مصلح موعود اس غیر معقول اعتراض کو ردّ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’رسول اللہ ﷺ پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ان کی کئی بیویاں تھیں اور یہ کہ آپ ﷺ کا یہ فعل نعوذ باللہ من ذالک عیّاشی پر مبنی تھا۔ مگر جب ہم اس تعلق کو دیکھتے ہیں جو آپ کی بیویوں کو آپ ﷺ کے ساتھ تھا تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ آپ ﷺ کا تعلق ایسا پاکیزہ، ایسا بے لوث اور ایسا

روحانی تھا کہ کسی ایک بیوی والے مرد کا تعلق بھی اپنی بیوی سے ایسا نہیں ہوتا۔ اگر رسول اللہ ﷺ کا تعلق اپنی بیویوں سے عیاشی کا ہوتا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلنا چاہئے تھا کہ آپ ﷺ کی بیویوں کے دل کسی روحانی جذبہ سے متاثر نہ ہوتے۔ مگر آپ ﷺ کی بیویوں کے دل میں آپ ﷺ کی جو محبت تھی اور آپ ﷺ سے جو نیک اثر انہوں نے لیا تھا وہ بہت سے ایسے واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد آپؐ کی بیویوں کے متعلق تاریخ سے ثابت ہیں۔ مثلاً یہی واقعہ کتنا چھوٹا سا تھا کہ میمونہؓ رسول کریمؐ سے پہلی دفعہ حرم سے باہر ایک خیمہ میں ملیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ کا ان سے تعلق کوئی جسمانی تعلق ہوتا اور اگر آپ ﷺ بعض بیویوں کو بعض پر ترجیح دینے والے ہوتے تو میمونہؓ اس واقعہ کو اپنی زندگی کا کوئی اچھا واقعہ نہ سمجھتیں بلکہ کوشش کرتیں کہ یہ واقعہ ان کی یاد سے بھول جائے۔ لیکن میمونہؓ رسول کریمؐ کی وفات کے بعد پچاس سال زندہ رہیں اور اَسّی سال کی ہو کر فوت ہوئیں۔ مگر اس برکت والے تعلق کو وہ ساری عمر بھلا نہ سکیں۔ اَسّی سال کی عمر میں جب جوانی کے جذبات سب سرد ہو چکے ہوتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پچاس سال بعد جو عرصہ ایک مستقل عمر کہلانے کا مستحق ہے میمونہؓ فوت ہوئیں۔ اور اس وقت انہوں نے اپنے گرد کے لوگوں سے درخواست کی کہ جب میں مر جاؤں تو مکّہ کے باہر ایک منزل کے فاصلہ پر اس جگہ جس جگہ رسول کریمؐ کا خیمہ تھا اور جس جگہ پہلی دفعہ مجھے آپؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا میری قبر بنائی جائے اور اُس میں مجھے دفن کیا جائے۔ دنیا میں سچے نوادر بھی ہوتے ہیں اور قصّے کہانیاں بھی۔ مگر سچّے نوادر میں سے بھی اور قصّے کہانیوں میں سے بھی کیا کوئی واقعہ اس گہری محبّت سے زیادہ پُر تاثیر پیش کیا جا سکتا ہے؟''

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 205، 206)

# نبی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

(مکرم ڈاکٹر فیاض احمد شاہین، کویت)

بڑی شان والے نبی مصطفٰےؐ ہیں
جہانوں کی خاطر وہ رحمت یہاں بھی
خدا نے انہی کو یہ حق بھی دیا ہے
شفاعت کریں گے وہ سب کی وہاں بھی
محمدؐ نبی ہیں جہانوں میں افضل
محمدؐ کے صدقے جہاں سب بنائے
رحمت خدا کی اسے ڈھانپ لے گی
محمدؐ کو جو بھی دلوں میں بسائے
نبی مصطفٰےؐ ہیں خدا کے دلارے
وہ صادق امیں ہیں یہ دشمن پکارے
خدا نے عطاء کی انہیں وہ شریعت
کہ جس نے جہاں کے مقدر سنوارے
خدا کی پکڑ سے وہ کب تک بچیں گے
جو دیتے ہیں گالی بڑے بے خبر ہیں
خدا ظالموں کی بڑھاتا ہے مہلت
سزاؤں کے طالب مگر بے صبر ہیں
درود و سلام اس نبی مصطفٰےؐ پر
وہ محسن جہاں کے یہ سب کو بتا دیں
وہ رحمت جہاں پہ وہ ہادی جہاں کے
جو ہیں کم نظر ان کو اسوہ دکھا دیں
خدا ایک ہے اور محمدؐ نبی ہیں
وہی سرخرو ہے جو اسلام لائے
نبی سے محبت کا حق یوں ادا ہو
پھیلا دیں جہاں میں جو پیغام لائے

سیرت النبی ﷺ

# رحمۃ للعالمین ﷺ کا جانی دشمنوں سے عفوو درگزر

(مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب)

لیا ظلم کا عفو سے انتقام

عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے پیارے اور برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کی گواہی دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور یقیناً تو اعلیٰ خُلق عظیم پر فائز ہے۔ (سورہ القلم:5)

## کَانَ خُلُقُہُ الْقرآن

حضرت سعد بن ہشامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اُم المؤمنین مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتایئے؟ حضرت عائشہؓ فرمانے لگیں۔کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے نبی کے اخلاق قرآن تھے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا باب جامع صلاۃ اللیل)

یعنی حضور ﷺ کے اخلاق قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق تھے یا دوسرے لفظوں میں قرآن کی عملی تصویر تھے۔

حضور ﷺ کے عفوو درگزر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر فرمایا: اے نبی ہمیشہ درگذر سے کام لے اور مطابق فطرت باتوں کا حکم دیتا رہ اور جاہل لوگوں سے منہ پھیر لے۔ (الاعراف:200)

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے جہالت سے پیش آنے والوں اور استہزاء کرنے والوں کے بارہ میں فرمایا: یقیناً ہم استہزء کرنے والوں کے مقابل پر تجھے بہت کافی ہیں۔ (الحجر:96)

یعنی انہیں سزا دینے کیلئے ان سے تیرا انتقام لینے کیلئے اللہ ہی کافی ہے تو درگزر سے کام لیتا رہ۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

**"خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔بہت بُری طرح ستایا گیا۔مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ کا ہی خطاب ہوا۔خود اس انسانِ کامل ہمارے نبی ﷺ کو بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔مگر اس خلق مجسّم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا۔ان کیلئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا۔تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے۔اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کرسکیں گے۔چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضورؐ کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے۔اور خود ہی ذلیل وخوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔"**

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء ص99 بحوالہ تفسیر مسیح موعود جلد دوم ص592)

## حضور ﷺ نے زندگی بھر کسی سے بدلہ نہیں لیا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کیلئے کوئی بدلہ نہیں لیا۔جب کبھی ایسا مقدمہ آپ کے سامنے لایا گیا تو آپؐ نے معاف فرما دیا۔درگزر فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا کوئی مرتکب ہوتا تو اس سے خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے بدلہ لیتے۔

(صحیح بخاری کتاب المحاربین باب کم التعزیر والادب)

## عفوودرگزر کے پہاڑ

حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے پوچھا کہ مشرکوں نے بہت سخت تکلیف آنحضرت ﷺ کو کیا دی۔انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ (کعبہ میں) نماز پڑھ رہے تھے۔اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آپؐ کے پاس آیا اور اپنی چادر آپؐ کے گلے میں ڈال کر زور سے آپؐ کا گلا گھونٹا۔اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آن پہنچے۔انہوں نے عقبہ کو دھکیل دیا اور آنحضرت ﷺ کو چھڑایا اور کہنے لگے کیا تم ایک شخص کو اس لئے مارڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے رب کی طرف سے کھلے کھلے نشانات لے کر آیا ہے۔(بخاری کتاب المناقب باب مناقب المہاجرین و فضلھم)

## اہل طائف کے مظالم کا بدلہ

حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد مشرکین مکہ نہایت بے رحمی اور بے باکی سے آنحضرت ﷺ کو ستاتے تھے اہل مکہ کے ظلم وستم دیکھ کر آپؐ نے ارادہ فرمایا کہ طائف تشریف لے جائیں۔اور وہاں دعوت اسلام فرمائیں۔طائف میں بڑے بڑے امراء اور ارباب اثر رہتے تھے۔ان میں عمیر کا خاندان رئیس القبائل تھا۔یہ تین بھائی تھے۔ان تینوں نے جو جواب دیئے وہ نہایت عبرت انگیز تھے۔ایک نے کہا اگر تجھ کو خدا نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تو خدا کعبہ کا پردہ چاک کر رہا ہے۔دوسرے نے کہا کیا خدا کو تیرے سوا اور کوئی نہیں ملتا تھا۔تیسرے نے کہا میں بہرحال تجھ سے بات نہیں کرسکتا۔تو اگر سچا ہے تو تجھ سے گفتگو کرنا خلافِ ادب ہے۔اور اگر جھوٹا ہے تو گفتگو کے قابل نہیں۔ان ظالموں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا طائف کے بازاریوں کو اُبھارا کہ آپ کی ہنسی اُڑائیں،شہر کے اوباش ہر طرف سے ٹوٹ پڑے یہ مجمع دورویہ صف باندھ کر کھڑا ہوا جب آپؐ ادھر سے گزرے تو آپ پر پتھر مارنے شروع کئے۔یہاں تک کہ آپ کی جوتیاں خون سے بھر گئیں۔جب آپ زخموں سے چور ہو کر بیٹھ جاتے تو بازو تھام کر کھڑا کر دیتے۔جب آپ پھر چلنے لگتے تو پتھر برساتے،ساتھ ساتھ گالیاں دیتے اور تالیاں بجاتے جاتے۔آخر آپ نے انگوروں کے ایک باغ میں پناہ لی۔یہ باغ عتبہ بن ربیعہ کا تھا جو باوجود کفر کے شریف الطبع اور نیک نفس تھا اس نے آپؐ کو اس حالت میں دیکھا تو اپنے غلام کے ہاتھ جس کا نام عداس تھا۔انگوروں کا خوشہ ایک تشتری میں رکھ کر بھیجا اس سفر میں زید بن حارثہؓ بھی ساتھ تھے۔

(سیرۃ النبی علامہ شبلی نعمانی جلد اول ص244)

اللہ تعالیٰ نے جب آپؐ کو غلبہ عطا فرمایا۔جب آپؐ نے طائف کا محاصرہ کیا۔کئی دن کے محاصرہ کے بعد جب آپؐ بغیر حملہ کئے واپس روانہ ہونے لگے تو صحابہؓ نے عرض کی کہ آپؐ ان کے حق میں بددعا فرمائیں رحمت دوعالمؐ نے ان الفاظ میں طائف والوں کیلئے دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِ ثَقِیْفاً وَّاٰتِ بِھِمْ

اے خدا ثقیف کو ہدایت دے اور ان کو میرے پاس لے آ۔دعائے نبوی کا اعجاز تھا کہ پورا قبیلہ مسلمان ہوگیا۔

(سیرۃ النبی علامہ شبلی نعمانی جلد دوم ص44)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ جیسے میں آنحضرت ﷺ کو اس وقت دیکھ رہا ہوں۔آپؐ ایک نبی کی حکایت بیان کر رہے تھے۔کہ ان کی قوم والوں نے ان کو اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے اور یوں دعا کرتے جاتے رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ

فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔اے میرے رب میری قوم کو بخشش دے کہ وہ مجھے پہچانتے نہیں۔

(صحیح بخاری کتاب استتاب المرتدین باب اذا اعرض الذمی)

## مظالم ڈھانے والوں کی قحط سالی کے دعا

مکہ والوں کے ظلم وستم سے تنگ آ کر حضور ﷺ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جا چکے تھے۔آپؐ کے جانے کے بعد مکہ والوں کو قحط سالی نے ایسا پکڑا کہ وہ اس میں ہلاک ہونے لگے اور انہوں نے مردے اور ہڈیاں کھائیں،ابوسفیان حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد ﷺ آپؐ تو صلہ رحمی کرنے کیلئے آئے ہیں اور حالت یہ ہے کہ آپ کی قوم ہلاک ہوگئی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں آپ نے یہ آیت پڑھی فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ خیر آپ نے یہ دعا کی۔بارش ہوئی اور قحط جاتا رہا۔

(بخاری کتاب الاستسقاء باب اذا استشفع المشرکون)

## تلوار سونتنے والے کو معاف فرمانا

حضرت جابر بن عبداللہؓ نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ نجد کی طرف جنگ کے لئے نکلے جب رسول اللہ ﷺ لوٹے تو وہ بھی آپؐ کے ساتھ لوٹے۔آپؐ کو ایک وادی میں جس میں کثرت سے ببول کے درخت تھے۔دوپہر آ گئی۔رسول اللہ ﷺ اُتر پڑے اور لوگ اِدھر اُدھر بکھر کر درختوں کے سائے میں چلے گئے۔رسول اللہ ﷺ نے ایک ببول کے درخت کے نیچے ڈیرہ لگایا اور اپنی تلوار اس سے لٹکا دی۔اور ہم تھوڑی دیر کے لئے سو گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں بلا رہے ہیں اور آپؐ کے پاس ایک بدوی ہے۔آپؐ نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار مجھ پر سونت لی۔جبکہ میں سو رہا تھا۔میں جاگ اُٹھا اور وہ تلوار اس کے ہاتھ میں ننگی تھی۔اس نے مجھ سے کہا کہ تمہیں مجھ سے کون بچائے گا میں نے تین بار کہا اللہ اور تلوار بدوی کے ہاتھ سے گر گئی۔آپؐ نے اس بدوی کو سزا نہ دی اور وہ بیٹھ گیا۔(صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب من علق سیفہ بالشجر فی السفر)

## فتح مکہ پر عام معافی کا اعلان

فتح مکہ پر مکہ میں امن قائم ہونے کے بعد حضرت رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔خطبہ کے بعد آپ نے مجمع کی طرف دیکھا تو جبارانِ قریش سامنے تھے۔ان میں وہ حوصلہ مند بھی تھے جو اسلام کو مٹانے میں سب سے پیشرو تھے۔وہ بھی تھے جن کی زبانیں رسول اللہ ﷺ پر گالیوں کے بادل برسایا کرتی تھیں۔وہ بھی تھے جن کی تیغ وسنان نے پیکرِ قدسی ﷺ کے ساتھ گستاخیاں کی تھیں۔وہ بھی تھے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے راستہ میں کانٹے بچھائے تھے۔وہ بھی تھے جو وعظ کے وقت آنحضرت ﷺ کی ایڑیوں کو لہولہان کر دیا کرتے تھے وہ بھی تھے جن کی تشنہ لبی خونِ نبوت کے سوا کسی چیز سے بجھ نہیں سکتی تھی۔وہ بھی تھے جن کے حملوں کا سیلاب مدینہ کی دیواروں سے آ آ کر ٹکراتا تھا۔وہ بھی تھے جو مسلمانوں کو جلتی ہوئی ریت پر لٹا کر ان کے سینوں پر آتشیں مہریں لگایا کرتے تھے۔رحمت دو عالمؐ نے ان کی طرف دیکھا اور خوف انگیز لہجہ میں پوچھا تم کو کچھ معلوم ہے؟ میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟ یہ لوگ اگرچہ ظالم تھے،شقی تھے بے رحم تھے لیکن مزاج شناس تھے پکار اُٹھے کہ اَخٌ کَرِیْمٌ وَ اِبْنُ اَخٍ کَرِیْمٌ۔آپ ہمارے مہربان بھائی ہیں مہربان بھائی کے بیٹے ہیں آپؐ نے فرمایا۔

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ اِذْھَبُوا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ

تم پر کوئی گرفت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو۔
(سیرۃ النبی از علامہ شبلی نعمانی جلد اول ص 480)

## 80 حملہ آوروں کو معاف فرما دیا

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ قریشِ مکہ کے 80 آدمی حضرت رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ پر نماز فجر کے وقت اچانک تنعیم کے پہاڑ سے حملہ آور ہوئے ان کا ارادہ یہ تھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو قتل کر دیں لیکن وہ سب کے سب پکڑے گئے۔ بعد میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے ان کو معاف کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔
(سُنن ترمذی ابواب تفسیر القرآن۔ سورۃ الفتح)

## ہزاروں کا ایک ساعت میں قبول دینِ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پا کر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا...... اور فتح پا کر سب کو لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہا اور اُسے عفو تقصیر کے وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امر محال معلوم ہوتا تھا۔ اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے۔ ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دینِ اسلام قبول کر لیا۔ اور حقانی صبر آنحضرت ﷺ کا کہ جو ایک زمانۂ دراز تک آنجنابؐ نے ان کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا۔ آفتاب کی طرح ان کے سامنے روشن ہو گیا۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 ص 287)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''پس یہ آنحضرت ﷺ کا عفو تھا جو مخالفوں کی نظر میں بظاہر ایک بہت مشکل بات تھی کبھی اس طرح کا عفو دکھایا جا سکتا ہے؟ لیکن جب آپؐ سے یہ حسنِ سلوک دیکھا تو اس کا نتیجہ کیا ہوا کہ دینِ حق قبول کر لیا۔ کاش آج (مومن) بھی اس نکتہ کو سمجھ لیں تو دین کے پیغام کو کئی گنا ترقی دے سکتے ہیں کاش کہ یہ لوگ شدت پسند گروہوں کے چنگل سے نکل کر اس اسوہ پر غور کریں۔ جو ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ آمین۔''

(ماخوذ از خطبہ جمعہ 14 جنوری 2011ء از الفضل انٹرنیشنل 4 تا 10 فروری 2011ء)

### بقیہ اداریہ از صفحہ 7

بقیہ اداریہ از صفحہ 7

......پس آج یہ صدق و وفا ہے جس کا اُسوہ ہمارے سامنے آنحضرتؐ نے قائم فرمایا ہے۔ یہ صدق و وفا کا تعلق آنحضرت ﷺ نے کس سے دکھایا؟ یہ تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے دکھایا۔ پس......ہمیں صدق و وفا کے ساتھ اُن باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جن کا حکم ہمیں خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اپنی زبانوں کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے سے تر رکھنا ہے تا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکیں...... یہ ہے ایک مومن کا آنحضرتؐ سے عشق و وفا کا تعلق۔...... **جہاں تک دشمن کے بغضوں، کینوں اور اس وجہ سے میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی بھی قسم کی دریدہ دہنی کا تعلق ہے، استہزاء کا تعلق ہے اُس کا اظہار،...... اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر فرما دیا ہے کہ ان لوگوں کیلئے مَیں کافی ہوں۔''** ❻

1- صحیح مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب جامع صلوٰۃ اللیل ومن نام ......حدیث نمبر 1773　2-(الحجر: 96) 3-4-(الاحزاب: 57)
5- ملفوظات جلد اول، مطبوعہ ربوہ 2003ء صفحہ 23-24
6- خطبہ جمعہ 21 جنوری 2011ء از الفضل انٹرنیشنل 11 تا 17 فروری 2011ء

# نبی کریم ﷺ کے اخلاق فاضلہ کے بارہ میں غیر مسلموں کے اعترافات

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 5/ اکتوبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ؐ کے بارہ میں غیر مسلموں کے بعض اعترافات بیان فرمائے جن میں سے بطور نمونہ پیش ہیں۔ فرمایا:

"......آج کل اسلام کے مخالفین آپ ﷺ پر یا آپ ؐ کی لائی ہوئی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ لوگ یا تو انصاف سے خالی دل لئے ہوئے ہیں یا آپکی سیرت کے حسین پہلوؤں کو جانتے ہی نہیں......پس دنیا کو آپ ﷺ کی سیرت سے آگاہی دینا بھی ہمارا کام ہے۔ اس کیلئے ہر قسم کا ذریعہ ہمیں استعمال کرنا چاہئے......اس وقت مَیں ایسے ہی کچھ لوگوں کی تحریریں پیش کروں گا جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت سے متأثر ہو کر......آپ کے بارے میں لکھا ہے۔

## محمد ﷺ انسانِ کامل

George Sale......لکھتا ہے کہ:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے، شکل میں نہایت خوبصورت، فہیم اور دُور رَس عقل والے۔ پسندیدہ وخوش اطوار۔ غرباء پرور، ہر ایک سے متواضع۔ دشمنوں کے مقابلہ میں صاحبِ استقلال وشجاعت۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خدائے تعالیٰ کے نام کا نہایت ادب واحترام کرنے والے تھے۔ جھوٹی قسم کھانے والوں، زانیوں، سفّاکوں، جھوٹی تہمت لگانے والوں، فضول خرچی کرنے والوں، لالچیوں اور جھوٹی گواہی دینے والوں کے خلاف نہایت سخت تھے۔ بردباری، صدقہ وخیرات، رحم وکرم، شکرگزاری، والدین اور بزرگوں کی تعظیم کی نہایت تاکید کرنے والے اور خدا کی حمد وتعریف میں نہایت کثرت سے مشغول رہنے والے تھے"۔

(The Koran by George Sale, Gent, 5th edition, Philadelphia; J.B. Lippincott 1860, p iv-iiv)

## سب کو معاف فرمادیا

سٹینلے لین پول لکھتے ہیں کہ:

حضرت محمد (ﷺ) اپنے آبائی شہر مکہ میں جب فاتحانہ داخل ہوئے اور اہل مکہ آپ کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے تھے تو اُن سب کو معاف کر دیا۔ یہ ایسی فتح تھی اور ایسا پاکیزہ فاتحانہ داخلہ تھا جس کی مثال ساری تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی۔

(The Speeches and Tablets of the Prophet Mohammad by Stanley Lane-poole, Macmillan and Co. 1882, page xlvi-xlvii)

## پُر امن معاشرہ کے بانی

پروفیسر ایچ جی ویلز (H.G.Wells)۔ یہ کہتے ہیں کہ:

"پیغمبر اسلام کی صداقت کا یہی بڑا ثبوت ہے کہ جو آپ کو سب سے زیادہ جانتے تھے، وہی آپ پر سب سے پہلے ایمان لائے۔...... حضرت محمد (ﷺ) ہرگز جھوٹے مدعی نہ تھے۔......اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام میں بڑی خوبیاں اور باعظمت صفات موجود ہیں۔......پیغمبر اسلام نے ایک ایسی سوسائٹی کی بنیاد رکھی جس میں ظلم اور سفا کی کا خاتمہ کیا گیا"۔

(The Outline of History by H.G.Wells, part II)

دی لیسی اولیرے (De Lacy O'Leary) لکھتا ہے:

"تاریخ نے اس بات کو کھول کر رکھ دیا ہے کہ شدت پسند مسلمانوں کا دنیا پر فتح پالینا اور تلوار کی نوک پر مقبوضہ اقوام میں اسلام کو نافذ کر دینا تاریخ دانوں کے بیان کردہ قصوں میں سے فضول ترین اور عجیب ترین قصہ ہے"۔

(Islam at the Cross Roads , London 1923 p.8)

## لاکھوں دلوں پر حکومت کرنے والے

مہاتما گاندھی ایک جریدہ Young India میں لکھتے ہیں کہ:

’’مَیں اُس شخص کی زندگی کے بارہ میں سب کچھ جاننا چاہتا تھا جس نے بغیر کسی اختلاف کے لاکھوں پر حکومت کی۔ اُس کی زندگی کا مطالعہ کرکے میرا اس بات پر پہلے سے بھی زیادہ پختہ یقین ہو گیا کہ اسلام نے اُس زمانے میں تلوار کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں جگہ نہیں بنائی بلکہ اس پیغمبر کی سادگی، اپنے کام میں مگن رہنے کی عادت، انتہائی باریکیوں کے ساتھ اپنے عہدوں کو پورا کرنا اور اپنے دوستوں اور پیروکاروں کے ساتھ انتہائی عقیدت رکھنا، بیباک و بے خوف ہونا اور خدا کی ذات اور اپنے مشن پر کامل یقین ہونا، اُس کی یہی باتیں تھیں جنہوں نے ہر مشکل پر قابو پایا اور جو سب کو ساتھ لے کر چلیں۔ جب مَیں نے اس پیغمبر کی سیرت کے متعلق لکھی جانے والی کتاب کی دوسری جلد بھی ختم کر لی تو مجھ پر اس کتاب (سیرت کے بارے میں جو بھی کتاب پڑھ رہے تھے) کے ختم ہو جانے کی وجہ سے اداسی طاری ہو گئی‘‘۔

(Mahatma Gandhi, Statement published in "Young India", 1924)

## محمد (ﷺ) کے اندر ایسی خوبیاں تھیں جن کی وجہ سے کئی قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہوا

John William Draper لکھتے ہیں کہ:

’’Justinian کی وفات کے چار سال بعد 569 عیسوی میں مکّہ میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا جس نے تمام شخصیات میں سب سے زیادہ بنی نوع انسان پر اپنا اثر چھوڑا اور وہ شخص محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) جسے بعض یورپین لوگ جھوٹا کہتے ہیں...... لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اندر ایسی خوبیاں تھیں جن کی وجہ سے کئی قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہوا۔ وہ ایک تبلیغ کرنے والے سپاہی تھے۔ ممبر فصاحت سے پُر ہوتا (یعنی جب تقریر فرماتے) میدان میں اترتے تو بہادر ہوتے۔ اُن کا مذہب صرف یہی تھا کہ خدا ایک ہے۔ (مذہب کا خلاصہ ایک ہی تھا کہ خدا ایک ہے۔) ...... اس سچائی کو بیان کرنے کے لئے انہوں نے نظریاتی بحثوں کو اختیار نہیں کیا بلکہ اپنے پیروکاروں کو صفائی، نماز اور روزہ جیسے امور کی تعلیم دیتے ہوئے اُن کی معاشرتی حالتوں کو عملی رنگوں میں بہتر بنایا۔ اُس شخص نے صدقہ وخیرات کو باقی تمام کاموں پر فوقیت دی‘‘۔

(History of the intellectual Development of Europe by John William Draper M.D., LL.D., New York: Harper and Brothers, Publishers,1863, page 244)

## جامع الاخلاق

مشہور عیسائی مؤرخ Reginald Bosworth Smith لکھتا ہے کہ:

’’مذہب اور حکومت کے رہنما اور گورنر کی حیثیت سے پوپ اور قیصر کی دو شخصیتیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک وجود میں جمع تھیں۔ آپ پوپ تھے مگر پوپ کی طرح ظاہر داریوں سے پاک۔ آپ قیصر تھے مگر قیصر کے جاہ وحشمت سے بے نیاز۔ اگر دنیا میں کسی شخص کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اُس نے باقاعدہ فوج کے بغیر محل شاہی کے بغیر اور لگان کی وصولی کے بغیر صرف خدا کے نام پر دنیا میں امن اور انتظام قائم رکھا تو وہ صرف حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ آپ کو اس ساز وسامان کے بغیر ہی سب طاقتیں حاصل تھیں‘‘۔

## عظمت کے بلند مینار پر فائز نبیؐ

Bosworth Smith اپنی کتاب محمد اینڈ محمدن ازم میں لکھتے ہیں کہ:

’’آپ کے مشن کو سب سے پہلے قبول کرنے والے وہ لوگ

تھے جو آپ کو اچھی طرح جانتے تھے۔مثلاً آپ کی زوجہ، آپ کا غلام، آپ کا چچازاد بھائی اور آپ کا پرانا دوست، جس کے بارے میں حضرت محمد (ﷺ) نے کہا تھا کہ اسلام کے داخل ہونے والوں میں سے وہ واحد انسان تھا جس نے کبھی اپنی پیٹھ نہیں موڑی تھی اور نہ ہی وہ کبھی پریشان ہوا تھا۔ عام پیغمبروں کی طرح حضرت محمد (ﷺ) کی قسمت معمولی نہ تھی کیونکہ آپ کی عظمت کا انکار کرنے والے صرف وہی لوگ ہیں جنہیں آپ کی ذات کا صحیح علم حاصل نہیں تھا''۔

(Muhammed and Muhammedanism by R. Bosworth Smith, Smith Elder and Co. 1876, page 127)

## عجز و انکسار کے پیکر

واشنگٹن ارونگ (Washington Irving) اپنی کتاب ''لائف آف محمدؐ'' میں لکھتا ہے کہ:

''آپ کی جنگی فتوحات نے آپ (ﷺ) کے اندر نہ تو تکبر پیدا کیا، نہ کوئی غرور اور نہ کسی قسم کی مصنوعی شان و شوکت پیدا کی۔ اگر ان فتوحات میں ذاتی اغراض ہوتیں تو یہ ضرور ایسا کرتیں۔ اپنی طاقت کے جوبن پر بھی اپنی عادات اور حلیہ میں وہی سادگی برقرار رکھی جو کہ آپ کے اندر مشکل ترین حالات میں تھی۔ یہاں تک کہ اپنی شاہانہ زندگی میں بھی اگر کوئی آپ کے کمرہ میں داخل ہوتے وقت غیر ضروری تعظیم کا اظہار کرتا تو آپ اسے ناپسند فرماتے''۔

(The Life of Mahomet by Washington Irving, Leipzig Bernhard Touchritz 1850, pp.272-273)

## آپؐ نے خدائے برحق کی پرستش قائم کر کے بڑی بڑی اصلاحیں کیں

جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ:

''کیا یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جس شخص نے حقیر و ذلیل بت پرستی کے بدلے، جس میں اُس کے ہم وطن یعنی اہل عرب مبتلا تھے، خدائے برحق کی پرستش قائم کر کے بڑی بڑی ہمیشہ رہنے والی اصلاحیں کیں، وہ جھوٹا نبی تھا؟ کیا ہم اس سرگرم اور پُرجوش مصلح کو فریبی ٹھہرا سکتے ہیں اور یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے شخص کی تمام کارروائیاں مکر پر مبنی تھیں؟ نہیں، ایسا نہیں کہہ سکتے۔ بیشک محمد (ﷺ) بجز دلی نیک نیتی اور ایمانداری کے اور کسی سبب سے ایسے استقلال کے ساتھ ابتدائے نزول وحی سے اخیر دم تک مستعد نہیں رہ سکتے تھے۔ جو لوگ ہر وقت اُن کے پاس رہتے تھے اور جو اُن سے بہت کچھ ربط ضبط رکھتے تھے اُن کو بھی کبھی آپ کی ریاکاری کا شبہ نہیں ہوا''۔

(An Apology for Mohammed and the Koran by John Devenport, page 82, Chapter: The Koran, printed by J.Davy and Sons, London, 1882)

## محمد ﷺ ہی کامیاب ہوئے

Karen Armstrong میں تحریر کرتی ہے کہ:

''محمد (ﷺ) کو بنیادی توحید پر مبنی روحانیت کے قیام کے لئے عملاً صفر سے کام کا آغاز کرنا پڑا۔ جب آپ نے اپنے مشن کا آغاز کیا تو ناممکن تھا کہ کوئی آپ کو اپنے مشن پر کام کرنے کا موقع فراہم کرتا۔ عرب قوم توحید کیلئے بالکل تیار نہ تھی۔ وہ لوگ ابھی اس اعلیٰ معیار کے نظریہ (یعنی توحید) کے قابل نہ ہوئے تھے۔ درحقیقت اس متشدد اور خوفناک معاشرہ میں اس نظریہ کو متعارف کروانا انتہائی خطرناک ہو سکتا تھا اور محمد (ﷺ) یقیناً بہت ہی خوش قسمت ہوتے اگر اس معاشرہ میں اپنی زندگی کو بچا پاتے۔ درحقیقت محمد کی جان اکثر خطرہ میں گھری رہتی اور ان کا بچ جانا قریب قریب ایک معجزہ تھا، پر محمد (ﷺ) ہی کامیاب ہوئے۔ اپنی زندگی کے اختتام تک محمد (ﷺ) نے قبائلی تشدد کی پرانی روایت کا قلع قمع کر دیا اور عرب معاشرہ کیلئے لادینیت کوئی مسئلہ نہ رہا۔ اب عرب قوم اپنی تاریخ کے ایک نئے دور میں داخل ہونے کیلئے تیار تھی''

(Muhammad - A Biography of the Prophet by Karen Armstrong, Page 53,54)

## عرب کے عظیم نبی

اینی بسانٹ (Annie Besant) لکھتی ہے کہ: ''ایک ایسے شخص کیلئے جس نے عرب کے عظیم نبی کی زندگی اور اس کے کردار کا مطالعہ کیا ہو اور جو جانتا ہو کہ اُس نبی نے کیا تعلیم دی اور کس طرح اُس نے اپنی زندگی گزاری، اس کیلئے ناممکن ہے کہ وہ خدا کے انبیاء میں سے اس عظیم نبی کی تعظیم نہ کرے۔ مَیں جو باتیں کہہ رہی ہوں اُن کے متعلق بہت لوگوں کو شاید پہلے سے علم ہوگا لیکن میں جب بھی ان باتوں کو پڑھتی ہوں تو مجھے اس عربی استاد کی تعظیم کیلئے ایک نیا احساس پیدا ہوتا ہے اور اُس کی تعریف کا ایک نیا رنگ نظر آتا ہے''۔

(The Life and Teachings of Muhammad, Madras, 1932, p.4)

## محمد (ﷺ) نے کبھی خونریزی کا آغاز نہیں کیا

روتھ کرینسٹین (Ruth Cranston) لکھتی ہیں کہ:

''محمد عربی (ﷺ) نے کبھی بھی جنگ یا خونریزی کا آغاز نہیں کیا۔ ہر جنگ جو انہوں نے لڑی، مدافعانہ تھی۔ وہ اگر لڑے تو اپنی بقا کو برقرار رکھنے کیلئے اور ایسے اسلحے اور طریق سے لڑے جو اُس زمانے کا رواج تھا۔ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ چودہ کروڑ عیسائیوں میں سے (1949ء میں یہ کتاب چھپی تھی) جنہوں نے حال ہی میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد انسانوں کو ایک بم سے ہلاک کر دیا ہو، کوئی ایک قوم بھی ایسی نہیں جو ایک ایسے لیڈر پر شک کی نظر ڈال سکے جس نے اپنی تمام جنگوں کے بدترین حالات میں بھی صرف پانچ یا چھ سو افراد کو تہ تیغ کیا ہو۔ عرب کے نبی کے ہاتھوں ساتویں صدی کے تاریکی کے دور میں جب لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہوں، ہونے والی ان ہلاکتوں کا آج کی روشن بیسویں صدی کی ہلاکتوں سے مقابلہ کرنا ایک حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ اس بیان کی تو حاجت ہی نہیں جو قتل انکوزیشن (Inquisition) اور صلیبی جنگوں کے زمانے میں ہوئے جب عیسائی جنگجوؤں نے اس بات کو ریکارڈ کیا کہ وہ ان بے دینوں کی کٹی پھٹی لاشوں کے درمیان ٹخنے ٹخنے خون میں پھر رہے تھے''۔

(World Faith by Ruth Cranston, Haper and Row Publishers, New York, 1949, page 155)

## رواداری کے علمبردار

Godfrey Higgins لکھتے ہیں کہ:

''اس بات سے زیادہ عام طور پر کوئی بات سننے میں نہیں آتی کہ عیسائی پادری محمد (ﷺ) کے مذہب کو اُس کے تعصب اور غیر رواداری کی وجہ سے گالیاں دیتے ہیں، عجیب یقین دہانی اور منافقت ہے یہ۔ کون تھا جس نے سپین سے ان مسلمانوں کو جو عیسائی ہو چکے تھے، بھگایا تھا کیونکہ وہ سچے عیسائی نہ تھے؟ اور کون تھا جس نے میکسیکو اور پیرو میں لاکھوں لوگوں کو تہ تیغ کر دیا تھا اور اُن کو غلام بنالیا تھا کیونکہ وہ عیسائی نہ تھے؟ اور کیا ہی عمدہ اور مختلف نمونہ تھا جو مسلمانوں نے یونان میں دکھایا۔ صدیوں تک عیسائیوں کو اُن کے مذہب، اُن کے پادریوں، لاٹ پادریوں اور راہبوں اور اُن کے گرجا گھروں کو اپنی جاگیر پر پُرامن طور سے رہنے دیا''۔

(As Cited in Apology for Mohammed by Godfrey Higgins, Lahore, page 123-124)

......اللہ کرے کہ دنیا اس عظیم ترین انسان کے مقام کو سمجھتے ہوئے بجائے لاتعلق رہنے یا مخالفت اور استہزاء کرنے کے آپ ﷺ کے دامن میں پناہ لینے کی کوشش کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکے۔''

(ملخص از خطبہ جمعہ 5/ اکتوبر 2012ء بمقام بیت الفتوح لندن بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر تا یکم نومبر 2012ء)

# خلیفۂ وقت کے سلطانِ نصیر

## مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

(وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ) وفات 22/جولائی 2012ء بعمر 95 سال

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری صاحب مرحوم کے بارہ میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی خصوصیات کے حامل تھے اور کام انتھک اور خوش مزاجی سے کیا کرتے تھے۔ خلافت سے بھی بے انتہا وفا کا تعلق تھا۔ بہرحال یہ بزرگ تھے جو وفا کے ساتھ جہاں اپنے کام میں مگن تھے وہاں خلیفۂ وقت کے بھی سلطانِ نصیر تھے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی خلیفۂ وقت کے لئے دعائیں بھی بے انتہا کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ایسے کام کرنے والے کارکن ہمیشہ جماعت کو مہیا فرماتا رہے۔''

(خطبہ جمعہ 27/جولائی 2012ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن، لندن۔ بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 17 تا 23/اگست 2012ء)

## مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب

(مربی سلسلہ و سابق مدیر ماہنامہ انصار اللہ پاکستان) وفات 23/ستمبر 2012ء بعمر 72 سال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کے بارہ میں فرمایا:

''انتہائی دعا گو تھے۔ نیک، سادہ، متوکل مزاج اور...... ہمت بلند تھی۔ دھیمی طبیعت کے مالک تھے اور بڑے باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ 28 ستمبر 2012ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 19 تا 25 اکتوبر 2012ء)

Editor:
**Ahmad Tahir Mirza**

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250

Monthly
# Ansarullah

C. Nagar

Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Nabowat 1391, November 2012

## راہِ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں

مکرم نعیم احمد گوندل صاحب (صدر حلقہ اورنگی ٹاؤن کراچی)
19 رجولائی 2012ء کو فائرنگ کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا

مکرم راؤ عبدالغفار صاحب آف بلدیہ ٹاؤن کراچی
کو 6 رستمبر 2012ء کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا

مکرم محمد نواز صاحب آف اورنگی ٹاؤن کراچی
کو 11 رستمبر 2012ء کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا

مکرم خواجہ ظہور احمد صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
جنہیں 4 راکتوبر 2012ء کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا